اہل سنت کا نشان
ماہنامہ **بقیع** کراچی
SEPTEMBER 2024
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 363
Regd. # MC-1177

بچوں کے لیے عقیدۂ ختم نبوت پر سبق آموز کہانیاں

سُنہَری اِینٹ

تحریر

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بدایونی

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

بچوں کے لیے عقیدہ ختم نبوت پر سبق آموز کہانیاں

مختصر
سنہری اینٹ

تحریر

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بدایونی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : مختصر سنہری اینٹ

سن اشاعت : ربیع الاوّل ۱۴۴۶ھ / ستمبر 2024ء

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون: 021-32439799

خوشخبری : یہ رسالہ www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	پیش لفظ	4
2	کچھ باتیں آپ سے	6
3	انتساب	8
4	عقیدہ ختم نبوت اور قرآن	9
5	عقیدہ ختم نبوت اور احادیث نبوی ﷺ	18
6	نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کا انجام	24
7	ہیڈ کوارٹر	33
8	قادیانیت نئے مشن پر	40
9	قادیانیت کا پہلا شکار	44
10	لیڈر کون؟	50
11	قادیانی مسلمان کیوں نہیں ہیں؟	54
12	پاکستان میں قادیانیوں کو حقوق نہیں مل رہے؟	60
13	دوست کون؟	66
14	سوال یہ ہے	73
15	سونے کا محل	76
16	مسجد جلادو	84
17	دشمن اسلام	91
18	جنت کا ویزہ	95
19	ڈائیلاگ	101

پیش لفظ

الحمدللہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ والسّلامُ علٰی رَسولہ الکریم

جس طرح اگر کوئی شخص توحید کو مانے اور رسالت سے انکاری ہو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جو عقیدۂ رسالت کا تو مقر ہو اور عقیدۂ ختم نبوت سے منکر ہو وہ بھی مسلمان نہیں ہو سکتا کیونکہ عقیدۂ ختم نبوت یقیناً عقیدۂ رسالت کا نہ جُدا ہونے والا جزو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عقیدۂ ختم پر ایمان نہ رکھنے والا ہر شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور ایسے افراد مسلم ریاستوں اور معاشروں میں غیر مسلم اقلیت گردانے جاتے ہیں۔

عقیدۂ ختمِ نبوّت نہ صرف قرآن کریم اور احادیث علیہ التحیۃ والثناء سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے بلکہ حضور ﷺ کی ظاہری حیات سے لے کر آج تک اُمتِ مُسلمہ اس پر متفق ہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ختمِ نبوّت پر پختہ عقیدہ رکھے اور جس طرح دیگر عقائد کا اظہار کرتا ہے ویسے ہی وہ اپنے عقیدۂ ختمِ نبوّت کا برملا اظہار کرے۔ نیز ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ پوری عمر عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفّظ کے لئے اپنی ذمہ داری کی بجاآوری میں کوتاہی نہ کرے۔

برطانوی سامراج کی پیداوار اور جھوٹے مدعیٔ نبوّت ملعون غلام احمد قادیانی کے افکار اور اس کے پیروکاروں کے خلاف شروع ہونے والی تحریک کہ جس میں لاکھوں مسلمانوں نے علمی و عملی حصہ لیا تھا بالآخر ستمبر ۱۹۷۴ء میں آئینی طور پر یہ لوگ غیر مسلم قرار دیئے گئے اور ان کے باطل نظریات کی ترویج و اشاعت پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی۔

اس وقت کے مسلمانوں نے ان کے ذمے جو کام تھا وہ کر دیا اب بعد والوں پر لازم ہوا کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھائیں کہ عوام المسلمین کو منکرین ختم نبوت کے غیر اسلامی افکار و نظریات سے آگاہی دیتے رہیں تاکہ وہ اُن کے دام فریب میں آنے سے محفوظ رہ سکیں۔ اگر انہیں اپنے باطل عقائد و نظریات کا پرچار کرتے ہوئے پائیں تو حکومتی اداروں کو یا اپنے علاقے کے عالم دین کو اطلاع دیں اور با اثر افراد پر لازم ہے کہ ان کی تبلیغ کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) اس سے قبل بھی عقیدہ "ختم نبوت" کے موضوع پر متعدد کُتب شائع کر کے ملک کے مختلف حصوں تک پہنچا چکی ہے اور زیر نظر رسالہ جسے پروفیسر ڈاکٹر محمد اسماعیل بدایوانی زید علمہ نے بچوں میں عقیدۂ ختم نبوت کو راسخ کرنے کے لئے کہانیوں کے انداز میں مختصر "سنہری اینٹ" کے نام سے جو تحریر کیا ادارے کی اشاعت کمیٹی نے اسے قوم کے نونہالوں کے لئے مفید پایا اور موٴلف کی اجازت سے اس مفید رسالہ کو ماہ ستمبر میں شائع کرنے کے لئے منتخب کیا

لہٰذا ادارہ اس کو اپنے سلسلہ اشاعت نمبر 363 پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ہمارے آقا ﷺ کے طفیل ڈاکٹر اسماعیل بدایوانی زید علمہ اور جملہ معاونین واراکین جمعیت کی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی دینی و علمی خدمات میں روزافزوں ترقی عطا فرمائے اور اس تحریر کو عوام المسلمین کے لئے مفید بنائے۔ آمین

فقط

ڈاکٹر محمد عطاء اللہ النّعیمی غفرلہ

شیخ الحدیث جامعۃ النّور و رئیس دار الإفتاء النّور

جمعیۃ إشاعۃ أھل السنّۃ (باکستان)

کچھ باتیں آپ سے۔۔۔۔

ایک طویل عرصے سے یہ خواہش تھی کہ عقیدہ ختم نبوت پر بچوں کے لیے مکمل ایک کتاب کی صورت میں شائع کیا جائے کچھ لکھا جائے، کچھ کہانیاں ہماری کتب، سنہری فہم القرآن، سنہری صحاح ستہ، سنہری سیرت النبی وغیرہ میں موجود تھیں ان کو یکجا کیا تو صفحات کی تعداد 80 کے قریب ہو گئی سوچا کیوں نہ اسے مکمل کتاب کی صورت میں شائع کر دیا جائے اور 7 ستمبر پاکستان میں علمائے اہلسنّت کی کوششوں سے جو قانون بنا اس قانون کی گولڈن جوبلی کے موقع پر اس کتاب کو شائع کیا جائے، وقت اور وسائل دونوں کی کمی کے سبب یہ کام بروقت مکمل نہیں ہو سکا اس لیے جہاں تک مکمل ہو سکا اس کو پی ڈی ایف کی شکل میں عام کرنے کا فیصلہ کیا مکمل کتاب ان شاء اللہ بعد میں شائع کی جائے گی۔

اللہ کریم نے توفیق عطا فرمائی اور وسائل میسر آئے تو ان شاء اللہ جلد اس کتاب کو مکمل شائع کر کے تقسیم بھی کریں گے۔

اللہ کریم ان تمام احباب کو بشمول میرے والدین، اساتذہ اوراس کی بہترین جزا عطا فرمائے جن کی وجہ سے میں اس کتاب کو لکھنے کے قابل ہو سکا، ان علماء کے قبروں پر رحمت کی بارش فرمائے جنھوں نے قرنا بعد اقرنا عقیدہ ختم نبوت کا دفاع کیا۔

اس کتاب کو جو شخص، ادارہ، تنظیم بھی چھاپ کر مفت تقسیم کرنا چاہے اس کو اجازت ہے چھاپیے اور بانٹیے اور اپنے احباب کو پی ڈی ایف کی شکل میں بھیجیے۔۔۔ البتہ اسے

معاشی مقاصد کے لیے استعمال نہ کیجیے اس کے جملہ حقوق منارہ نور بکس کے نام ہی محفوظ ہیں۔

کتاب کیسی ہے؟ کہانیاں کیسی ہیں؟ ہمیں ضرور آگاہ کیجیے گا۔

آپ کے کمنٹس بہت قیمتی ہوتے ہیں۔۔

ہمیں حوصلہ دیتے ہیں، ہمت دیتے ہیں اور ہمارے قلم کو طاقت و توانائی فراہم کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

دوسرا جو فائدہ سب سے بڑا ہوتا ہے سوشل میڈیا پر پوسٹ کی ریچ بڑھ جاتی ہے پیغام بہت دور تک پہنچ جاتا ہے اب اگر آپ چاہیں تو اس کتاب کو ساری دنیا میں پھیلا دیں ہم اپنی کتب کی پی ڈی ایف نہیں بناتے نہ بنانے کی اجازت دیتے ہیں البتہ تحفظِ عقیدہ ختم نبوت کوئی معمولی بات نہیں اس لیے ہم نے اس کتاب کو پی ڈی ایف میں برقی اشاعت کا ذریعہ بنایا۔

ہمارا کام یہاں ختم ہوا اس کو آگے پہنچانا گروپس میں شئیر کرنا، اپنی اپنی تنظیمات و اداروں سے اسے شائع کرنا یہ آپ کی ذمہ داری ہے آپ کا کام یہاں سے شروع ہوتا ہے اب آپ اپنا کام کیسے کرتے ہیں یہ آپ کی اپنی ذمہ داری ہے۔

میرے اور میرے بچوں اور اہل خانہ کے حق میں دعا کیجیے گا اللہ کریم ہم سے دین متین اسلام کی خدمت لے اور ہمیں اسلام پر زندہ رکھے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو۔

محمد اسمٰعیل بدایونی

03322463260

انتساب

اپنے والدین کے نام

والدہ محترمہ اور والد گرامی علامہ مولانا حافظ قاری

پروفیسر ریاض احمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے نام

جنہیں خود بھی قرآن کریم سے بہت شغف تھا اور انہوں نے ہماری تربیت بھی اسی نہج پر کی

میری اپنے کریم رب سے یہی دعا ہے

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيْرًا

اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا اِن دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

اللہ کریم میرے والدین کی قبر پر رحمت ورضوان کی بارشیں فرمائے، ہمیں اور ہماری اولادوں کو ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

آپ سے درخواست ہے کہ ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین بار سورۂ اخلاص اوّل و آخر درود شریف پڑھ کر انہیں ایصالِ ثواب کر دیجیے۔

عقیدہ ختم نبوت اور قرآن

کالج میں نیا سال شروع ہو چکا تھا اور نئے طلبہ کا آج پہلا دن تھا میری بحیثیت استاد ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ اپنے طلبہ سے دوستی کرلوں ان کے مسائل سنوں اور ان کو حل کرنے کی کوشش کروں۔۔۔ ابھی میں اپنے روم کی جانب بڑھ ہی رہا تھا کہ کالج کے ایک سابقہ طالب علم نے آکر مجھے سلام کیا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے بھی جواب دیا

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام ودعا کے بعد اس نے مجھ سے کہا سر! آپ نے مجھے پہچانا؟

میں نے کہا: تم مزمل ہو؟

کہنے لگا: جی ہاں سر!، سر آپ سے بہت کچھ سیکھا ہے میں آپ سے اپنے یوٹیوب چینل کے لیے ایک انٹرویو لینا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت اور وقت دونوں عنایت فرمادیں تو بڑی نوازش ہو گی۔

میں نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا اور اسے ساتھ لے کر اپنے کمرے میں آگیا۔

مزمل: سر! آپ کی طلبہ سے دوستی کیوں ہے؟

اس لیے کہ حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ استاد کا مقام باپ سے بھی بڑا ہے اور میں چاہتا ہوں اپنی اولاد کی نفسیاتی الجھنوں کو سلجھاؤں۔۔۔ میرا یہ کہنا ہے نئی نسل کو پیاس ہے بس ان کی پیاس بجھانے والا کوئی ہونا چاہیے۔۔۔

ان کے ذہن میں جو سوالات ہیں انہیں حل کرنا چاہیے، خواہ وہ سماجی ہو یا مذہبی ،معاشی ہوں یا سیاسی یا پھر ان کی خاندانی کوئی مسئلہ ہو اس کا حل ان بچوں کو ضرور ملنا چاہیے ایک شفیق استاد کی یہ بھی ذمہ داری ہوتی ہے

مزمل: سر میں اور میرے دوست ایک الجھن کا شکار ہیں اصل میں انٹرویو تو محض ایک ذریعہ ہے ہم درحقیقت فتنہ قادیانیت کو سمجھنا اور جاننا چاہتے ہیں۔

میرے بچو! فتنہ قادیانیت ایک ناسور ہے۔۔۔ ایک کینسر ہے۔

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہمارے پیغمبر محمد الرسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔۔۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔۔۔ اس پر قرآن کریم بھی شاہد ہے۔

دیکھو بچو! آپ کبھی ڈاکٹر کے پاس دوا لینے گئے ہیں؟

مزمل: جی ہاں بالکل!

مثال کے طور پر ایک ہسپتال میں ایک شخص داخل ہوا اس کا روزانہ چیک اپ ہو رہا ہے اس کی دوا بھی روز تبدیل ہو رہی ہے یعنی ڈاکٹر اپنا نسخہ تبدیل کر دیتا ہے اور ایک دن جب ڈاکٹر اس کو ہسپتال سے ڈسچارج کرتا ہے تو کہتا ہے اب یہ دوا آپ نے ساری زندگی استعمال کرنی ہے اب نسخہ تبدیل نہیں ہو گا۔

مریض کی صحت اس نسخے کے ساتھ جڑی ہوئی ہوتی ہے اگر مریض اس نسخے کو چھوڑ دے یا کسی نیم حکیم سے کوئی دوسری دوا لینے لگ جائے تو ہلاکت یقینی ہے۔

اللہ حکیم وقدیر نے اپنے آخری نسخے میں اپنے ہی نسخے کے لیے فرمایا: ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ (البقرۃ: ۲/ ۲)

”(یہ) وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔“

دوسری جگہ اپنے اسی نسخے کے بارے میں فرمایا

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۔(النحل: ۱۶/ ۸۹)

”اور ہم نے آپ پر وہ عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جو ہر چیز کا بڑا واضح بیان ہے۔“

ہر شے کا۔۔۔۔ ہر چیز کا۔۔۔۔ تفصیلی بیان قرآن کے اندر موجود ہے۔

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ ۔(یوسف:۱۲/۱۱۱)

''اور ہر چیز کی تفصیل ہے۔''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ۔(الانعام:۶/۳۸)

''ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی (جسے صراحتاً یا اشارتاً بیان نہ کر دیا ہو)۔''

اس حقیقت کو سورۃ الانعام ہی میں یوں بیان فرمایا: وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾(الانعام:۶/۵۹)

''اور نہ کوئی تر چیز ہے اور نہ کوئی خشک چیز مگر روشن کتاب میں (سب کچھ لکھ دیا گیا ہے)''

ایک اور مقام پر قرآن حکیم کی اس اعجازی شان کو یوں بیان فرمایا گیا ہے: وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾(بنی اسرائیل:۱۷/۱۲)

''اور ہم نے ہر چیز کو پوری تفصیل سے واضح کر دیا ہے''

تو بچو! اب اس نسخہ علم و حکمت میں سب کچھ ہے اور اسی پر عمل کرنا ہے اب دیکھو قرآن کریم نے ختم نبوت کے حوالے سے واضح اور دو ٹوک انداز میں فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾(الاحزاب:۳۳/۴۰)

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلہ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے''

مزمل: لیکن ایک سوال ہے سر!

بالکل پوچھیے۔

مزمل: یقیناً یہاں خاتم النبیین سے مراد آخری نبی ﷺ ہی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا لیکن ہم نے علماء سے سنا اور پڑھا کہ جب قیامت کا وقت قریب آئے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تو دنیا میں تشریف لائیں گے۔

اب جب نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام کیسے تشریف لا سکتے ہیں؟

یا تو نبی آخر الزماں ﷺ آخری نبی نہیں یا پھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں تشریف نہیں لائیں گے؟

آپ کا سوال مکمل ہو گیا؟ میں نے پوچھا۔

مزمل: جی

یہ تو بہت آسان سی بات ہے مجھے اب آپ بتایئے عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت جو عطا ہوئی وہ زمانہ کون سا ہے؟

مزمل: وہ زمانہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد کا اور نبی آخر الزماں ﷺ سے پہلے کا ہے

یعنی وہ نبی کریم ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے اپنے منصبِ رسالت پر فائز ہو چکے تھے۔۔۔

مزمل: جی بالکل

تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا زمانہ نبی آخر الزماں ﷺ سے پہلے کا ہے۔

قرآن کریم یہ بیان کر رہا ہے کہ اب کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو گا۔۔۔ ایک اور سوال کا جواب دیجیے۔۔۔ میں نے مزمل سے کہا

مزمل: جی سر!

کیا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آج بھی منصبِ نبوت پر قائم ہیں؟

مزمل: جی بالکل! ہر نبی، اپنے وصال کے بعد بھی نبی رہتا ہے یہ منصب ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گا۔

تو وہ نبی آخر الزماں ﷺ کی ولادت ظاہری سے پہلے سے نبی ہیں اور آج بھی نبی ہیں اور جب اس دنیا میں تشریف لائیں گے تب بھی نبی ہی ہوں گے ۔۔۔ لیکن وہ شریعتِ محمدی کی ہی اتباع کریں گے اپنی شریعت کا نفاذ نہیں کریں گے۔ امید ہے آپ کو بات سمجھ آگئی ہو گی۔

علماء اسلام نے تو کئی دلائل نقل کیے ہیں۔ میں آپ کو قرآن کریم سے ایک دلیل اور دیتا ہوں یہ بتایئے اگر میں آپ سے پوچھوں میٹرک کے بعد کونسا سرٹیفیکیٹ ملے گا؟ تو آپ کیا کہیں گے؟

مزمل: انٹر کا

اور اگر میں کہوں کہ انٹر میڈیٹ کے بعد کون سی ڈگری ملے گی؟

مزمل: گریجویشن کی

اور اگر میں پوچھوں آخری ڈگری پی ایچ ڈی کے بعد آپ کی تعلیم مکمل ہو گئی تو آپ کیا کہیں گے؟

مزمل: جی بالکل۔

کیا یونیورسٹی پی ایچ ڈی کرنے کے بعد داخلے کے لیے اشتہار دیتی ہے؟

مزمل نہیں۔

یعنی یہ آخری ڈگری ہے تعلیم مکمل ہو چکی ہے اب جایئے اور میدانِ عمل میں اپنے جوہر دکھایئے اور اپنی خدمات پیش کیجیے ۔۔۔ پی ایچ ڈی کے بعد میٹرک نہیں ہوتا ۔۔۔ لیکن میٹرک کے بغیر پی ایچ ڈی میں داخلہ نہیں ہوتا۔

مزمل: (ہنستے ہوئے) لازمی سی بات ہے

بالکل اسی طرح سے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں تشریف لائے ان سب پر ایمان لانا لازمی ہے لیکن نبی آخر الزماں ﷺ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا اب کسی وحی پر ایمان نہیں لانا، یہ فائنل ہے اسی پر عمل پیرا ہونا ہے۔

دیکھیے قرآن کریم جو نسخہ علم و حکمت ہے نے ہمیں یہ بات اس طرح سمجھائی ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ (البقرۃ:۲/۴)

"اور وہ لوگ جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ۔(النساء:۴/۱۳۶)

"اے ایمان والو! تم اللہ پر اور اس کے رسول (ﷺ) پر اور اس کی کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (ﷺ) پر نازل فرمائی ہے اور اس کتاب پر جو اس نے (اس سے) پہلے اتاری تھی ایمان لاؤ۔"

آپ قرآن کریم کی تلاوت کیجیے آپ دیکھیں گے قرآن کریم نے کئی مقامات پر نبی آخر الزماں ﷺ سے پہلے انبیاء پر ایمان لانے کا ذکر کیا۔ اور واضح ہو گیا کہ اب کوئی نبی نہیں۔

دیکھیے قرآن مجید ارشاد فرما رہا ہے۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ڮ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝۱۳۶ (البقرۃ:۲/۱۳۶)

" (اے مسلمانو!) تم کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس (کتاب) پر جو ہماری طرف اتاری گئی اور اس پر (بھی) جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد کی طرف اتاری گئی اور ان (کتابوں) پر بھی جو موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السّلام) کو عطا کی گئیں اور (اسی طرح) جو دوسرے انبیاء (علیہم السّلام) کو ان کے رب کی طرف سے عطا کی گئیں، ہم ان میں سے کسی ایک (پر بھی ایمان) میں فرق نہیں کرتے، اور ہم اسی (معبودِ واحد) کے فرمانبردار ہیںo"

پچھلے انبیاء کا ذکر ہے نبی آخر الزماں ﷺ کے بعد کسی نبی کی بشارت نہیں وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا۔۔۔بابِ نبوت بند ہو چکا۔۔۔اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔

مزید اس آیت سے سمجھیے

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ (البقرۃ:۲/۲۸۵)

" (وہ) رسول اس پر ایمان لائے (یعنی اس کی تصدیق کی) جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہلِ ایمان نے بھی، سب ہی (دل سے) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، (نیز کہتے ہیں:) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان بھی (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے، اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے ہیں: ہم نے (تیرا حکم) سنا اور اطاعت (قبول) کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش کے طلب گار ہیں اور (ہم سب کو) تیری ہی طرف لوٹنا ہےo"

بچو! اگر نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی وحی کا سلسلہ ہوتا تو اس پر بھی ایمان لانے کا حکم ہوتا ہے۔۔۔ اگر کسی نئے نبی نے آنا تھا تو اس آیت میں ضرور اطلاع دی جاتی۔ اس کا مطلب ہے واضح فرمادیا گیا اب کوئی نبی۔۔۔

پھر میرے بچو! نزول وحی کے سلسلے میں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: اِنَّآ اَوۡحَيۡنَآ اِلَيۡكَ كَمَآ اَوۡحَيۡنَآ اِلٰى نُوۡحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ ۚ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَعِيۡسٰى وَاَيُّوۡبَ وَيُوۡنُسَ وَهٰرُوۡنَ وَسُلَيۡمٰنَ‌ ۚ وَاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ۞ (النساء:۴/۱۶۳)

" (اے حبیب!) بیشک ہم نے آپ کی طرف (اسی طرح) وحی بھیجی ہے جیسے ہم نے نوح (علیہ السلام) کی طرف اور ان کے بعد (دوسرے) پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔ اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل اور اسحاق و یعقوب اور (ان کی) اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف (بھی) وحی فرمائی، اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو (بھی) زبور عطا کی تھی o"

اب ذرا غور کیجیے اس آیت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی وحی کا ذکر نہ کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ وحی کا سلسلہ مکمل ہو چکا۔

بچو! نزول قرآن کا زمانہ، نزول وحی کا آخری زمانہ ہے۔ دیکھو قرآن بیان کر رہا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَسۡـئَلُوۡا عَنۡ اَشۡيَآءَ اِنۡ تُبۡدَ لَـكُمۡ تَسُؤۡكُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ تَسۡـئَلُوۡا عَنۡهَا حِيۡنَ يُنَزَّلُ الۡـقُرۡاٰنُ تُبۡدَ لَـكُمۡ‌ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنۡهَا‌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ۞ (المائدہ:۵/۱۰۱)

" اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو) کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں مشقت میں ڈال دیں (اور

تمہیں بری لگیں)، اور اگر تم ان کے بارے میں اس وقت سوال کروگے جبکہ قرآن نازل کیا جارہاہے تو وہ تم پر (نزولِ حکم کے ذریعے) ظاہر (یعنی متعیّن) کردی جائیں گی (جس سے تمہاری صوابدید ختم ہو جائے گی اور تم ایک ہی حکم کے پابند ہو جاؤگے)۔ اللہ نے ان (باتوں اور سوالوں) سے (اب تک) درگزر فرمایاہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا بُردبار ہےo"

نبی کریم ﷺ کی امت کو خبردار کردیا گیاکہ نزول قرآن کے وقت ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کروجن کے بارے میں قرآن خاموش ہے کیونکہ اگر اس بارے میں کوئی حکم نازل کردیا گیاتو پھر ہمیشہ کے لیے تمہارا اختیار ختم ہوجائے گا کیونکہ قرآن حکیم سب سے آخری وحی ہے، اس کے بعد کوئی وحی نازل نہ ہوگی کہ جس کے ذریعے اس حکم میں ترمیم ممکن ہو۔

مزمل: سر! اگر قادیانی یہ تسلیم کرلیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں بلکہ ایک نیامذہب ہے جو قادیان کے مرزاغلام احمد قادیانی نے انگریزوں کے کہنے پر بنایاتو کیا مسلمان انہیں اقلیت تسلیم کرلیں گے۔۔۔

یہ اقلیت ہی ہیں مسلمانوں کے نزدیک یہ ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہیں۔ لیکن یہ ایسا فتنہ جو بنی نوع انسان کے لیے بھی ہلاکت کا سبب ہے۔

مزمل: وہ کیسے سر!

دیکھیے قرآن کا موضوع انسان ہے اور انسانوں کی ہدایت کے لیے انہیں ہلاکت سے بچانے کے لیے قرآن پہلے ہی نسخہ دے رہاہے۔۔۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ (النساء: ۴/ ۱۷۰)

"اے لوگو! بیشک تمہارے پاس یہ رسول (ﷺ) تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ تشریف لایا ہے، سو تم (ان پر) اپنی بہتری کے لیے ایمان لے آؤ اور اگر تم کفر (یعنی ان کی رسالت سے انکار) کرو گے تو (جان لو وہ تم سے بے نیاز ہے کیونکہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یقیناً (وہ سب) اللہ ہی کا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے"

مزمل: بہت شکریہ سر! میں ان شاء اللہ کل بھی اسی سلسلے میں حاضر ہونا چاہوں گا تاکہ آپ سے کچھ اور سیکھ سکوں۔

جی ہاں! ضرور تشریف لائیے۔

عقیدہ ختم نبوت اور احادیث نبوی ﷺ

بھئی یہ میری کتابیں کہاں رکھ دیں؟ دادا جان نے ناراض ہوتے ہوئے پوچھا۔

ڈرائنگ روم میں کتابوں کا ڈھیر لگ چکا تھا اس لیے میں نے سب کتابیں اوپر لائبریری میں رکھوا دی ہیں۔۔۔ دادی جان نے اخبار ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

بھئی کتنی بار کہا ہے کہ ایک مرتبہ معلوم کر لیا کیجیے کہ کون سی کتابیں رکھوانی ہیں اور کون سی نہیں خیر۔۔۔

تو آپ لائبریری میں ہی پڑھ لیا کیجیے لائبریری بنانے کا مقصد کیا ہے۔۔۔ دادی جان نے کہا۔

پڑھنا تو میں لائبریری میں ہی چاہتا ہوں مگر کیا کروں لائبریری اوپر ہے دھوپ براہ راست پڑتی ہے تو سارا دن لائبریری میں گرمی ہی ہوتی ہے۔ دادا جان نے کہا۔

بھئی تو ایک اے سی لگا لیجیے۔۔۔ دادی جان نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

اے سی کون سے ہزار دو ہزار کے آجاتے ہیں اب تو پنکھا ہزار دو ہزار کا نہیں آتا اور بالفرض اگر کچھ ہمت کر کے ایک اے سی لگا بھی لیا جائے تو بجلی والے ہمارے کون سے رشتے دار ہیں جو بجلی مفت میں دے دیں گے۔۔۔ داداجان نے کہا

بھئی کیا کریں آپ کی بھی تو آدھی لائبریری ڈرائنگ روم میں ہی شفٹ ہو جاتی ہے۔۔۔ دادی جان آج معاف کرنے پر تیار نہیں تھیں

ماریہ اور مریم دوسرے کمرے میں بیٹھی داداجان اور دادی جان کی یہ نوک جھونک سن کر مسکرا رہیں تھیں

بیگم! آپ 20 سے 25 کتابوں کو آدھی لائبریری کہہ رہی ہیں اور یہ جھوٹ میں شمار ہوتا ہے۔۔۔ داداجان نے دادی جان سے کہا

لیکن یہ 20 سے 25 کتابیں ڈرائنگ روم میں آجائیں تو سائیڈ ٹیبل، ٹیبل سب ہی بھر جاتی ہیں اور یہ ڈرائنگ روم کم اسٹڈی روم زیادہ لگتا ہے۔۔۔ دادی جان نے کہا

ماریہ!!! مریم!!! اِدھر آیئے!! داداجان نے ہتھیار ڈالتے ہوئے اپنی دونوں پوتیوں کو آواز دی۔

جی داداجان! آئے۔ مریم نے فوراً کہا۔

اگلے ہی لمحے دونوں داداجان کے سامنے تھیں۔

میری شہزادیو! کل آپ نے ڈرائنگ روم سے میری کتابیں اٹھائیں اور اوپر لائبریری میں پہنچایا اس میں جو کتابیں ختم نبوت کے موضوع پر ہیں انہیں واپس نیچے لے آیئے۔ داداجان نے اپنی پوتیوں سے کہا۔

ماریہ و مریم فوراً لائبریری میں پہنچیں اور وہ تمام کتابیں جو ختمِ نبوت کے عنوان سے تھیں لا کر ڈرائنگ روم میں داداجان کے سامنے رکھ دیں۔

داداجان ایک بات تو بتایئے!!! ماریہ نے پوچھا

جی جی میری بچیو! پوچھو! داداجان نے شفقت سے کہا۔

عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے ہمیں بھی کچھ بتائیے۔

بچو! عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے اور اس عقیدے کے مطابق ہمارے پیارے نبی محمد مصطفےٰ ﷺ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یہ عقیدہ قرآن کریم سے ثابت ہے اور اس کی بہترین تفسیر احادیث میں موجود ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

عن أبي هريرة ﷺ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

أن رسول الله ﷺ قال:

کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي،

'میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے،

كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ،

جیسے کسی شخص نے گھر تعمیر کیا اور اس کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔

فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟

لوگ آکر اس مکان کو دیکھنے لگے اور خوش ہونے لگے اور کہنے لگے! یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی

قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ

(پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں وہی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔"

(صحیح البخاري، كتاب المناقب، باب خاتم النبيين ﷺ، ٣/ ١٣٠٠، رقم:٣٣٤٢)

آپ کو بات سمجھ آ گئی ہو گی کہ آخری اینٹ سے کیا مراد ہے؟

جی دادا جان بالکل، آخری اینٹ سے مراد اللہ کے نبی ﷺ کی ذات ہی ہے۔ مریم نے کہا۔

ایک اور جگہ اللہ کے نبی ﷺ سے ارشاد فرمایا:

عن أبي هريرة رضي الله عنه:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

أن رسول الله ﷺ قال:

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ:

مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔

أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ،

میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں

وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ،

اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے

وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ،

اور میرے لیے اموالِ غنیمت حلال کیے گئے ہیں

وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا،

اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے

وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً،

اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں

وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ۔

اور میری آمد سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔"

(صحيح مسلم، ، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/ ٣٧١، رقم: ٥٢٣)

میری بچیو! اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو اللہ کے نبی محمد مصطفےٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔۔۔ اگر اللہ کے نبی ﷺ آخری نبی نہیں ہوتے تو حضرت عمر آپ کے بعد نبی ہوتے۔

اس بات کو اللہ کے نبی ﷺ نے یوں بیان فرمایا:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:۔

"حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔"

(سنن الترمذي، ، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر بن الخطاب، ٥/ ٦١٩)

اسی طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر اپنا نائب بنایا تو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں فرمایا:

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ۔

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں چھوڑ دیا۔

فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بطور نیاز مندانہ شکایت کے) عرض کیا: یارسول اللہ!
کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟
فَقَالَ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ۔
آپ ﷺ نے (اُن کو تسلی کے لیے) فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی (یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر تشریف لے گئے تو ہارون علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے پاس اپنا نائب بنا کر چھوڑ گئے تھے اسی طرح سے تم اس وقت میرے نائب ہو) البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا (اس لیے تمہارا مرتبہ اگرچہ ہارون علیہ السلام کا سا ہے مگر تمہیں نبوت حاصل نہیں)۔"
(صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة،٤/ ١٦٠٢، رقم: ٤١٥٤)
بچیو! نبی کریم ﷺ کا ایک نام عاقب بھی ہے،۔ دادا جان نے کہا
لیکن عاقب کے معنی کیا ہیں؟ ماریہ نے پوچھا۔
عاقب کے معنی ہیں کہ جس کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو اور دیکھو! یہ تو اللہ کے نبی ﷺ نے خود ارشاد فرمایا:
عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی الله عنه
حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:
"کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:
أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ،
"میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں

وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحَى بِيَ الْكُفْرُ،

اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ کفر کو مٹا دیا جائے گا

وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِيْ،

اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہو گا

وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔

(اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔"

(صحیح مسلم، ، کتاب الفضائل، باب في اسمائه ﷺ، ٤/١٨٢٨، رقم: ٢٣٥٤)

بھئی آج کے لیے اتنا ہی باقی باتیں شام میں ہوں گی اب جلدی سے میری کتابیں لے آیئے۔ لائبریری میں سے۔ دادا جان نے شفقت سے کہا۔

جی آپ فکر ہی نہ کریں میں یوں گئی اور یوں لائی۔۔۔۔ مریم نے کہا۔

میں بھی ساتھ چلتی ہوں۔۔۔ ماریہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کا انجام

دوسرے دن صبح سویرے حسبِ معمول دادا جان !ڈرائنگ روم میں عقیدہ ختم نبوت سے متعلق کتب کا مطالعہ کر رہے تھے کہ ماریہ و مریم دونوں پہنچ گئے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !!!دادا جان !ماریہ و مریم نے ایک ساتھ سلام کیا

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! بھئی آج سویرے سویرے ہی آن پہنچیں۔

جی دادا جان !کل سے ایک سوال ذہن میں ہے۔۔۔ ماریہ نے پوچھا

بھئی آخر وہ کیا سوال ہے جس نے کل سے ہماری پوتیوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ دادا جان نے کتاب میں نشانی لگا کر ایک طرف رکھتے ہوئے پوچھا۔

ماریہ: اللہ کے نبی ﷺ غیب کی خبریں جانتے تھے تو انہوں نے تو یہ خبر بھی دی ہو گی کہ آپ کے بعد جھوٹے نبی آئیں گے؟

دادا جان: جی ہاں بالکل! اللہ کے نبی ﷺ نے یہ خبر بھی اپنے امتیوں کو دی آپ ﷺ نے فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ.

قیامت اس وقت تک وقوع پذیر نہیں ہو گی جب تک تیس کے قریب دجال کذاب نہ پیدا ہو جائیں، ہر ایک کا دعوی ہو گا کہ وہ نبی ہے۔"

(صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/ ١٣٢٠، رقم: ٣٤١٣)

مرزا غلام احمد قادیانی بھی ایک ایسا ہی جھوٹا اور مکار شخص تھا جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔

دادا جان! اللہ کے نبی ﷺ نے تو کئی لوگوں کی پیشن گوئی فرمائی کہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے تو آپ ہمیں بتائیے کن کن لوگوں نے اور کب نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ مریم نے سوال کیا۔

مریم بیٹا! ہاں بھئی یہ تو تم نے بہت عمدہ سوال کیا

جھوٹے مدعیانِ نبوت اور ان کے انجام کے بارے میں ہم ان شاء اللہ مکمل ایڈیشن میں شائع کریں گے۔

جال

ایسٹ انڈیا کمپنی کے دماغ سر جوڑ کر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

ہمیں ہندوستان چھوڑنا ہو گا۔۔۔ وکرم نے کہا

جان مورلی: لیکن کیوں؟

وکرم: مسلمانوں کے بہت بڑے عالم، علامہ فضلِ حق خیر آبادی نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تھا کئی دہائیاں گزر گئیں ہیں لیکن ہندوستان میں انگریز حکومت کے خلاف نفرت کم نہیں ہوئی ہے۔

جان مورلی: اب کیا ہو گا؟

وکرم: ہماری تعداد زیادہ نہیں ہے اگر علماء نے جہاد میں عوام کی قیادت کی تو ایسٹ انڈیا کا خاتمہ یقینی ہے۔

جان مورلی: یہ تو تم نے اچھی خبر نہیں سنائی۔

وکرم: ہاں جانا ہو گا۔۔۔

روولٹ: ایک حل ہے۔

جان مورلی: وہ کیا جلدی بتاؤ

روولٹ: مسلمانوں میں سے جہاد نکال دو مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جان مورلی: ہاں "جہاد" تو کسی پیپر پر لکھا ہوا ہے تم نے کہا اور ریزر سے مٹا دیا۔

یہ ہی وہ جذباتیت ہے جو ایک دن ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہندوستان ے نکلوا دے گی۔۔۔ روولٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

مسئلہ صرف جہاد کا نہیں ہے۔۔۔ عشقِ رسول بھی مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔۔۔ یہ آج پیچھے دھکیل بھی دیئے جائیں تو کچھ عرصے بعد پھر سر اٹھائیں گے یہ عشقِ رسول، مسلمان قوم کے لیے آبِ حیات کا کام دیتا ہے۔ وکرم نے کہا۔

پھر حل کیا ہے؟ جان مورلی بے تاب ہو چکا تھا۔

صرف جہاد نہیں عشقِ رسول بھی ختم کرنا ہو گا۔۔۔جہاد سے بڑھ کر عشقِ رسول کو ختم کرنا اہم ہے۔۔۔۔وکرم نے کہا۔

لیکن ہو گا کیسے ؟ایسا تو ہو گا نہیں کہ کل ایسٹ انڈیا کمپنی اعلان کرے گی کہ مسلمانوں جہاد مت کرو۔۔۔اپنے پیغمبر سے محبت مت کرو اور سارے مسلمان جہاد ترک کر دیں اور پیغمبرِ اسلام ﷺ سے محبت کرنا چھوڑ دیں گے۔جان مورلی نے اپنے غصے اور چڑچڑاہٹ پر قابو پانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا

ہاں یقیناً ایک منصوبہ بندی کی ضرورت ہو گی۔۔۔۔روولٹ نے کہا۔

لیکن بہت مشکل کام ضرور ہے۔۔۔وکرم نے کہا۔

اس کے بغیر ہندوستان کے مسلمانوں کو غلام بنانا ممکن نہیں ہو گا۔۔۔روولٹ نے کہا۔

بالکل ویسے ہی جیسے ہم نے میر جعفر اور میر صادق کو خریدا اور بہادر شاہ ظفر سے تخت چھین لیا۔وکرم نے کہا۔

واہ بھئی واہ!!!ویسے تم لوگ ایسٹ انڈیا کمپنی کے بہترین دماغ ہو لیکن تمہیں لگتا ہے کہ تم مسلمانوں کی قیادت کرتے ان علماء میں سے کچھ کو خرید لوگے اور وہ یہ فتویٰ دے دیں گے بس اب جہاد ختم کر دو اور پیغمبرِ اسلام سے محبت کی ضرورت نہیں اور مسلمان یہ ساری باتیں ٹھنڈے پیٹوں ہضم کرلیں گے۔۔۔جان مورلی نے کہا۔

نہیں یہ سب کچھ ایسے نہیں ہو گا۔۔۔بلکہ اسے ہمارے زر خرید غلام کریں گے اور ان کے غلام۔۔۔وکرم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ یہ ہو گا کیسے ؟جان موورلی کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔

ایک بات یاد رکھنا پیغمبرِ اسلام ﷺ کی محبت محض محبت نہیں ہے ایمان کا قلعہ ہے اور اس پر کسی ایک سمت سے حملہ نہیں کرنا بلکہ اس قلعہ کو زمین بوس کرنے کے لیے چاروں جانب سے یلغار کرنی ہو گی۔ وکرم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

ہاں مسٹر وکرم ہاں !!! تمہاری باتوں سے سو فیصد اتفاق ہے لیکن یہ ہو گا کیسے ؟ جان مورلی تو چیخ ہی پڑا۔

مسٹر وکرم میں تمہاری بات سے اتفاق کرتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ " جسم نظریئے کا غلام ہوتا ہے نظریہ ختم ہو جائے تو قوموں کا وجود ختم ہو جاتا ہے "۔ وولٹ نے جان مورلی کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

لیکن میرے دوستو! ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذہین دماغوں یہ سب ہو گا کیسے ؟ جان مورلی نے بے بسی سے پوچھا۔

ہمیں ہندوستان میں ایسے لوگ تلاش کرنے ہوں گے جن کا مسلمانوں میں اثر و رسوخ ہو اور ان سے ہم ایسی کتابیں لکھوائیں جن سے مسلمانوں میں انتشار ہو۔۔۔ اور مسلمان جو ہم سے جہاد کرنے کے لیے پاگل ہوئے جا رہے ہیں ان کی تلواروں کا رخ آپس میں ایک دوسرے کی طرف ہی ہو جائے اور یہ ہماری یعنی ایسٹ انڈیا کمپنی کی عدالتوں میں ہم سے انصاف مانگنے آئیں۔ وکرم نے کہا تو جان مورلی نے کھڑے ہو کر وکرم کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہنے لگا: واہ واہ!!! کیا زبردست آئیڈیا آیا ہے تمہارے شیطانی دماغ میں۔۔۔ لیکن یہ ہو گا کیسے ؟ جان مورلی کی سوئی وہیں اٹک گئی۔۔۔

وکرم اور رو ولٹ ایک دوسرے کی جانب دیکھ کر مسکرانے لگے۔۔۔

ایک طرف تم دونوں کہہ رہے ہو کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہندوستان سے جانا ہو گا دوسری طرف تم دونوں مسکرا بھی رہے ہو۔۔۔ جان مورلی نے دونوں کو مسکراتے دیکھا تو کہا۔

یہ بہت مشکل نہیں ہے جان مورلی! شکار کب شکار ہوتا ہے ؟ وکرم نے جان مورلی سے پوچھا۔

جب جال بچھا ہوا ہو۔۔۔ جان مورلی نے کہا۔

اس کے بعد شکار خراماں خراماں چلتے ہوئے اس میں آتا ہے اور پھنس جاتا ہے پھر شکار سے کہتا ہے شکاری! شکاری! میں جال میں پھنس گیا ہوں اب مجھے ذبح کرو اور کھا لو۔۔۔ روولٹ کے اس طرح مزاحیہ انداز میں کہنے کی وجہ سے وہاں سب ہی قہقہہ لگا کر ہنس پڑے سوائے جان مورلی کے۔

بھئی سیدھی سی بات ہے کوئی شکار اس وقت شکار نہیں ہوتا جب تک اسے چارہ نہ لگایا جائے ۔۔۔ مچھلی کانٹے میں اسی وقت پھنستی ہے جب کانٹے میں چارہ لگا ہوتا ہے۔۔۔ جب دانہ بچھا ہوتا ہے تو پرندے جال میں پھنستے ہیں۔ انسان مال اور شہرت کے جال میں پھنس جاتا ہے اور ہم یہ دونوں جال بچھا رہے ہیں۔۔۔ ہندوستان کی مشہور شخصیات کے گھر میں نقب لگائیں گے تاکہ ہمارا کام آسان ہو دوسرا یہ کہ ہمیں ایک ایسا شخص چاہیے ہو گا جو ہندوستان میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دے تو جو لوگ پیغمبرِ اسلام کی محبت میں دیوانے ہیں ان کی محبت کم ہو جائے گی اور وہ سچے نبی کو چھوڑ کر جھوٹے نبی کی محبت میں مبتلا ہو جائیں گے اور وہ جھوٹا نبی ہمارا ہی غلام ہو گا اس کے ذریعے ہم یہ کہلوائیں گے کہ انگریز گورنمنٹ سے جہاد نہیں کرنا چاہیے انگریز گورنمنٹ ہماری خیر خواہ ہے۔۔۔ اس کے ذریعے ہم کہلوائیں گے اب مسلمان وہی ہو گا جو اس جھوٹے نبی کا کلمہ پڑھے گا باقی سب مسلمان کافر قرار پائیں گے۔

اس کا مطلب ہے ایسٹ انڈیا کمپنی کو ایک ہوشیار ، سمجھدار آدمی کی ضرورت ہو گی۔۔۔ جان مورلی نے کہا۔

بالکل بھی نہیں ہمیں ایک احمق اور بے وقوف آدمی کی ضرورت ہو گی۔۔۔ روولٹ نے کہا۔

احمق اور بے وقوف آدمی!!! جان مورلی نے کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

اس کام کے لیے تو میرا خیال نہایت سمجھدار اور مکار آدمی کی ضرورت ہونی چاہیے۔۔۔ ماضی میں بھی جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا وہ بہت مکار اور چالاک تھے۔۔۔ جان مورلی نے کہا۔

ان سب جھوٹے اور مکاروں کا مقصد اپنے لیے اقتدار حاصل کرنا تھا اور ہمیں ایسا شخص درکار ہے جو سرکارِ انگلیشہ کی مدد کرے ہمارے اقتدار کو طاقت دے اس لیے اس کام کے لیے آدمی جتنا احمق اور بے وقوف ہو اتنا اچھا رہے گا۔۔۔ وکرم نے کہا۔

سب سے پہلے اپنے وفادار تلاش کرو۔۔۔۔

ہندوستان کے طول و عرض میں عربی اور فارسی کا دور ختم ہو چکا تھا ہزاروں علماء کے لیے روزگار کے تمام مواقع ختم ہو چکے تھے اسلام کے قلعے پر یلغار کے لیے دشمن نے اسکول، کالج اور جامعات بنائیں اور صورت حال یہ ہو چکی تھی ملک وملت کی خیر خواہی کے دعوے دار سر سید احمد خان جیسے لوگ کہ جیسے جیسے انگریزوں سے اپنا علاج کراتے جارہے تھے ویسے ویسے مرض بڑھتا جارہا تھا۔

اکبر الہ آبادی کو کہنا پڑا

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا

افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

انگریز سرکار کا ایک وفادار مرزا غلام مرتضیٰ ہے جو گورداس کے ضلع قادیان میں رہتا ہے اس کا ایک بے وقوف اور احمق بیٹا، مرزا غلام احمد قادیانی بھی اس کو اس کام کے لیے تیار کیا جائے تو بہت اچھا رہے گا دوسرا اس سے فائدہ یہ ہو گا ہم اس سے جو بے وقوفی کرنے کا کہیں گے وہ کرے گا کبھی ہمارے گلے آیا بھی تو نقصان خود اٹھائے گا ۔۔۔ وکرم نے کہا۔

تمہیں کیسے معلوم کہ وہ بے وقوف ہے؟ جان مورلی نے پوچھا۔

میں نے اس کے بچپن کے بارے میں اپنی ایک ٹیم کو لگایا تھا کہ وہ اس کی ہسٹری معلوم کرے تاکہ ہم اس کی نفسیات کا مکمل جائزہ لے سکیں اور آئندہ اسے بھی کنٹرول کرنے پڑے تو ہمیں کوئی مشکل پیش نہ آئے وہ کہتے ہیں کہ "پوت کے پاؤں پالنے میں نظر آجاتے ہیں" ۔یعنی بچہ اپنے جھولے ہی میں یا بچپن ہی میں بتا دیتا ہے کہ وہ بڑا ہو کر کیا بنے گا۔ روولٹ نے کہا۔

پھر کیا معلوم ہوا اس کے بچپن کے بارے میں؟ جان مورلی نے پوچھا۔

یہ انتہائی بے وقوف شخص ہے اس کے بچپن کے قصے بہت مشہور ہیں یہ اتنا احمق ہے کہ مت پوچھو کہ کتنا احمق ہے ایک دفعہ کا ذکر ہے ایک بچے نے اس سے کہا: مرزا! جاؤ گھر سے کوئی میٹھی چیز لے آؤ!!

یہ گھر آیا اور بغیر کسی سے پوچھے سفید سی چیز جیبوں میں بھر کر لے گیا اس کا خیال تھا کہ یہ تو پسی ہوئی چینی ہے راستے میں اس نے ایک مٹھی منہ میں بھر کر ڈال لی بس پھر کیا تھا اس کا برا حال ہو گیا سانس رکنے لگا بہت تکلیف ہوئی کیوں کہ پسی ہوئی چیز جو

چینی سمجھ کر اس نے جیب میں بھری تھی وہ دراصل چینی نہیں بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔۔۔

یہ سنکر سب ہی ہنس پڑے۔۔۔

واہ وکرم واہ!!! کیا کمال کا بے وقوف ڈھونڈا ہے۔۔۔۔ جان مورلی نے کہا۔

اس کے تو بڑے مزے مزے کے لطیفے ہیں۔۔۔۔ وکرم نے کہا۔

اچھا سناؤ سناؤ۔۔۔ جان مورلی نے ہنستے ہوئے کہا۔

ایک دن مرزا اپنے گھر پہنچا تو دیکھا دیگچی میں سالن ختم ہو گیا ہے اور روٹی موجود ہے اس نے اپنی ماں سے سالن مانگا۔

ماں نے کہا: گڑ سے روٹی کھالو

مرزا نے کہا: میں گڑ سے تو روٹی نہیں کھاؤں گا۔

ماں نے کہا: اچھا تو پھر چینی سے کھالو

مرزا نے کہا: چینی سے بھی نہیں کھاؤں گا۔

اب ماں تو ماں ہوتی ہے کہنے لگی: تو اچار سے کھالو۔

مرزا نے کہا: میں اچار سے بھی نہیں کھاؤں گا۔

مرزا کی ماں کو غصہ آگیا وہ جھنجھلا گئی مرزا کی اس احمقانہ ضد پر اور غصے سے کہنے لگی: جاؤ تو پھر راکھ سے کھالو۔۔۔

یہ تو کوئی لطیفہ ہی نہیں ہوا۔۔۔ جان مورلی نے کہا۔

آگے تو سنو!!! مرزا نے روٹی راکھ سے کھانا بھی شروع کر دی۔

اچھا یہ ہمارے کام کا آدمی یوں بھی ہے کہ بچپن سے سفاک بھی ہے اور مومن نرم دل ہوتا ہے۔۔۔ وکرم نے کہا۔

اب اس نے بچپن میں کیا سفاکی کر دی؟ جان مورلی نے حیرت سے پوچھا۔

مرزا کے بچپن بارے میں یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ اپنے بچپن میں اپنی ماں کے کسی گاؤں میں گیا وہاں کسی کی چھت پر پکڑ کر چڑیاں پکڑنے لگا۔اب اس کے ہاتھ جو چڑیاں آتیں یہ انہیں ذبح کر دیتا ایک دن اس نے چڑیاں پکڑلیں لیکن اس کو چاقو نہیں مل رہا تھا کہ جس سے وہ ان چڑیوں کو ذبح کر سکے تو سرکنڈے کی لکڑی سے اس نے چڑیوں کو ذبح کرنا شروع کر دیا۔۔۔

اس کو ہم تیار کر چکے ہیں اور عنقریب اسی سے ہم نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرائیں گے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ مسلمان کیونکر تسلیم کریں گے؟جان مورلی نے کہا۔

پہلے ہم مرزا کو مشہور کریں گے۔۔۔وکرم نے کہا۔

مشہور کریں گے!!!کیا مطلب؟؟؟جان مورلی نے پھر پوچھا

مجھے تو لگتا ہے تم مرزا کے بچھڑے ہوئے بھائی ہو ہر چیز میں یہ کیسے ہو گا وہ کیسے ہو گا؟ مشہور کیسے ہو گا ایسا لگتا ہے ایسٹ انڈیا کمپنی کا دماغ نہیں۔۔۔ مرزا کا چھوٹا بھائی موجود ہے۔۔۔رو ولٹ نے چڑتے ہوئے کہا۔

مشہور کریں گے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے دل میں پہلے اس کی عزت اور احترم پیدا کریں گے پھر جب مجمع جمع ہو جائے گا تب یہ کام کروائیں گے ۔۔۔عنقریب تم دیکھو گے اس فتنے کی وجہ سے مسلمانوں کی تاریخ بدل جائے گی ۔۔۔اگر ایسٹ انڈیا کمپنی کا شروع کیا گیا یہ فتنہ ناکام بھی ہو گیا تو مسلمانوں کے لیے ایک عذاب مسلسل سے کم نہیں ہو گا اور اس کو ایسٹ انڈیا کمپنی کی بھرپور سپورٹ ہو گی۔رو ولٹ نے کہا۔

مکمل داستان ان شاء اللہ مکمل ایڈیشن میں شائع کی جائے گی

ہیڈ کوارٹر

یار! ہیڈ کوارٹر سے آرڈر آیا ہے۔۔۔ تیمور نے اپنے ساتھ موجود تینوں دوستوں سے کہا۔

کیسا آرڈر؟ تینوں نے ایک ساتھ پوچھا۔

باس نے کہا ہے کہ پاک وہند کے اندر احمدی (یعنی قادیانی) بنانے کی مہم تیز کرو۔۔۔ تیمور نے بتایا۔

ارے! خود تو باہر ملک میں عیش کر رہا ہے باس اور ہمیں پاکستان اور ہندوستان میں احمدیت (قادیانیت) کا کام تیز کرنے کا کہہ رہا ہے۔ مغل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

معلوم نہیں! ہیڈ کوارٹر اس قدر بے خبر کیوں ہے۔ مولویوں کی تقریروں نے چار سال میں قادیانیت کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ لوگ قادیانیوں کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔۔۔ شارم نے کہا۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں شارم بھائی! اب تو یہ صورت حال ہو گئی ہے کہ پاکستان میں تو لوگ خود کو احمدی (قادیانی) کہنے سے بھی کتراتے ہیں۔۔۔ سکندر نے شارم کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

بھائیو! اگر قادیانیت کا کام نہیں کیا تو یہ جو عیاشی ہو رہی ہے نا! یہ جو گاڑیوں میں گھوما جا رہا ہے، عیش کیے جا رہے ہیں، سب کا سب چھن جائے گا۔۔۔ تیمور نے کہا تو سب کے چہرے کا تناؤ کچھ کم ہو گیا۔

یار! جان ہتھیلی پر رکھ کر کام کریں کیا؟ اب وہ ماحول نہیں رہا۔ یہ تو سمجھائیں نا! آپ تیمور بھائی! شارم نے کہا۔

لیکن ہیڈ کوارٹر کو یہ سب کون سمجھائے گا۔۔۔ مغل نے بھی شارم کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

میں آج ہی بات کرتا ہوں۔۔۔ تیمور نے کہا۔

تیمور بھائی! جب بات کریں تو ہمیں بھی آن لائن لے لیجیے گا، تا کہ ہم بھی بات کر سکیں۔۔۔ شارم نے کہا

بالکل تیمور بھائی! سکندر نے حسبِ معمول شارم کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

دوسرے دن تیمور نے مرکز کال ملائی اور اپنے تینوں دوستوں کو بھی آن لائن لے لیا۔۔۔

کیا معاملہ ہے بھی! تم تینوں نے احمدیت (قادیانیت) کا کام کرنے سے انکار کر دیا ہے ؟ ہیڈ کورٹر میں بیٹھے مینجر نے کچھ سخت آواز کے ساتھ پوچھا۔

نہیں باس! کام سے انکار نہیں کیا اور کام سے انکار کر کے ہمیں بھوکے پیٹوں تھوڑی مرنا ہے۔۔۔ مغل نے باس کے غصے کو ٹھنڈا کرتے ہوئے کہا۔

پھر تیمور کیوں پریشان ہے ؟ باس نے پوچھا۔

باس معاملہ یہ ہے کہ مولویوں نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔۔۔ اب تو صورتِ حال یہ ہے کہ لوگ خود کو احمدی (قادیانی) بتاتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں۔ شارم نے کہا۔

تو!۔۔۔ باس کی گرجدار آواز گونجی۔

کیا یہ گدھا ہے ؟ اس کو معمولی سی بات سمجھ نہیں آرہی۔ مغل نے چڑ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا تا کہ آواز کسی اور کو سنائی نہ دے۔

دیکھو! جنگوں کی حکمتِ عملی تبدیل ہو چکی ہے۔ دنیا میں اب لوگ ہتھیاروں سے نہیں لڑتے۔۔۔ اپنی زمین پر نہیں لڑتے۔۔۔ اپنی جنگ بھی دوسرے کے ملک میں لڑتے ہیں۔۔۔ باس نے کہا۔

وہ تو ٹھیک ہے باس! پر قادیانیت کی تبلیغ اور جنگوں میں بہت فرق ہے۔۔۔ سکندر نے کہا۔

ارے! کیا تم سب پاگل کے بچے ہو؟ تم لوگوں کو ہزار دفعہ سمجھایا ہے کہ قادیانی نہیں کہا کرو بلکہ احمدی کہا کرو۔۔۔ باس نے سخت ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

وہو و۔۔ وہ!!! وہ باس! احمدی زبان پر چڑھا نہیں نا، اس لیے بار بار قادیانی ہی نکل جاتا ہے۔۔۔ سکندر نے باس کے سامنے منمناتے ہوئے کہا۔

باس! یہ سچ ہے کہ پاکستان بلکہ ہندوستان میں بھی کام کرنا اب آسان نہیں رہا ہے۔ تیمور نے کہا۔

دیکھو تیمور! کام آسان ہو یا مشکل، یہ بتاؤ کام کرنا ہے یا نہیں؟ باس نے دوٹوک انداز میں پوچھا۔

ک ک کا۔۔ کام تو کرنا ہے یقیناً باس! تیمور نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

باس! ہم قادیانیت کے کام کے لیے تیار ہیں لیکن۔۔۔ مغل نے کہا ہی تھا کہ باس نے چیختے ہوئے کہا: ابھی سمجھایا ہے قادیانیت نہیں بولو، قادیانیت نہیں بولو، احمدیت بولو۔

سو۔۔ سو۔۔ سوری! باس ویری سوری۔ بس وہ قادیانیت غلطی سے نکل گیا۔ شارم نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

باس! لیکن کام کیسے ہو گا؟ اس بارے میں مرکز کوئی ٹارگٹ تو دے ہمیں۔۔۔ تیمور نے باس سے کہا۔

ہاں! اس حوالے سے ہم نے کئی ٹارگٹ بنائے ہیں لیکن تمہارے لیے تین ٹارگٹ ہیں احمدیت (قادیانیت) کی تبلیغ کے لیے۔۔۔ باس نے کہا۔

ٹارگٹ کیا ہے؟ باس! سکندر نے پوچھا

یہ ٹارگٹ نہیں، ایک نئی جنگ ہے۔۔۔ اس کا طریقہ کار ہم تمہیں بتائیں گے۔ جتنی بڑی تعداد قادیانیوں کی ہو گی، اتنا مستقبل ہمارا آسان ہو جائے گا پاکستان میں۔۔۔ تمہیں تین ٹارگٹ بتاتا ہوں۔

باس!ٹارگٹ ایسے بتانا جس میں ہم محفوظ رہیں۔۔۔ مغل نے کہا۔

ہاں! بے فکر رہو۔ تم لوگوں کو خطرے میں نہیں ڈالا جائے گا۔ باس نے کہا اور پھر ساری پلاننگ سے آگاہ کیا۔

ٹھیک ہے باس!ہم اس پر منصوبہ بندی کر لیتے ہیں اور جلد آپ کو آگاہ بھی کرتے ہیں۔ تیمور نے فون بند کیا اور اپنے دوستوں سے کہا:

یار! آج تو کافی وقت ہو گیا ہے۔ کل تک سب باس کے بتائے ہوئے ٹارگٹ کے بارے میں سوچو، کل بیٹھتے ہیں اور پھر کوئی منصوبہ بناتے ہیں۔

سب ہی دوست اپنے اپنے گھروں کی جانب روانہ ہو گئے۔

اگلے دن تینوں تیمور کے گھر پہنچ گئے۔۔۔

ہاں اب بتاؤ!تم نے کچھ پلان کیا؟

ہاں!باس کی انسٹرکشن کے مطابق پاکستان کی پوش سوسائیٹیز میں ہمارے بہت سارے لوگ رہتے ہیں۔۔۔

یار! یہ باس کیا پاگل ہو گیا؟وہ تو پہلے ہی قادیانی ہیں، انہیں کیا دوبارہ قادیانی بنانا ہے؟ شارم نے چڑتے ہوئے کہا۔

لیکن تیمور یار! جب وہ پہلے ہی قادیانی ہیں تو دوبارہ کیسے قادیانی ہوں گے؟ سکندر نے حیرت سے پوچھا۔

ارے یار! تم لوگ بات تو پوری ہونے دیا کرو۔ بات مکمل ہوتی نہیں، بیچ میں سے ہی جملہ اُچک لیتے ہو۔ تیمور نے دونوں پر ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

اچھا!تم اپنی بات مکمل کرو۔ مغل نے تیمور کی جانب رخ کرتے ہوئے کہا۔

ہمارے پوش علاقوں میں اکثر خاندان قادیانی ہیں۔ ان کے ہاں جو نوکر اور نوکرانیاں آتی ہیں یہ بہت غریب لوگ ہوتے ہیں اور اکثریت بہت پریشان ہوتی ہے۔ ہمیں

ان خاندان کے افراد سے رابطہ کرنا ہے اور ان کو قادیانیت۔۔ اوہو میرا مطلب ہے احمدیت کی جانب متوجہ کرنا ہے۔۔۔

بات تو ایک ہی ہے۔۔۔ قادیانیت کہو یا احمدیت، کان اِدھر سے پکڑ و یا اُدھر سے۔۔۔ شارم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے ویسے بھی کل باس کی باتوں پر غصہ تھا، سب کے سامنے اس کی بے عزتی کر دی تھی۔

ٹھیک ہے! ہم تینوں اس ٹارگٹ پر لگتے ہیں۔۔۔

لیکن شہر بھر کے امیر قادیانیوں کو ہم جمع کیسے کریں گے اور کہاں کریں گے ؟ مغل نے پوچھا۔

وہ تو ہم ڈیفنس میں سیٹھ عبد الخالق کے ہاں جمع کر لیں گے۔۔۔ تیمور نے کہا۔

کیا وہاں سارے امیر قادیانی آجائیں گے ؟ سکندر نے پوچھا۔

کیوں نہیں آئیں گے ؟ ان کے بزنس کو دنیا بھر میں سپورٹ بھی تو باس کی وجہ سے ملتی ہے۔ پھر اونچے اونچے عہدوں پر فائز لوگوں سے ان کے دس کام اٹکتے ہیں، وہ بھی باس نے حل کرانے ہوتے ہیں۔ تیمور نے کہا۔

شارم کی مصروفیات کے بارے میں کسی کو علم نہیں تھا، نہ ہی شارم نے کبھی اپنے دوستوں کو اس بارے میں بتایا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ قادیانیت ایک فتنہ ہے اور وہ بھی صرف مال جمع کرنے کے لیے ان کے ساتھ ہو گیا تھا۔ شارم آج جب گھر لوٹا تو اُس کا دل نہیں لگ رہا تھا، طبیعت بے چین تھی۔

کیا ہو گیا شارم! شارم کے دوست صادق نے پوچھا۔

بس یار! طبیعت میں بے چینی ہے۔۔۔ شارم نے اپنے گلاسز اُتارتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر کے پاس لے چلوں ؟

نہیں یار! یہ بے چینی طبیعت میں نہیں ہے بلکہ روح میں ہے۔۔۔ شارم نے کہا۔

لو جی کر لو گل! بھئ تجھے کیا پریشانی اور بے چینی ہے؟ تو ایک اشارہ کرے تو ہر چیز تیری دسترس میں۔ بہترین گاڑی، بہترین مکان اور بہترین بزنس۔ ہر چیز تو ہے، پھر پریشان کیوں ہے؟

شارم حقیقت میں تھک چکا تھا۔ اس کی طبیعت میں دن بدن بے چینی بڑھتی جارہی تھی لیکن اب اس دلدل سے نکلنے کا راستہ اسے سجھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ شارم سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔

شارم! اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتا۔ شاید میں تیری کچھ مدد کر سکوں؟ صادق نے کہا تو شارم بے بسی سے ہنس دیا اور کہنے لگا کاش! ایسا ہوتا۔

پھر بھی، تو مجھے بتادے۔ میں تیرا یار ہوں میرے یار! صادق نے خلوص سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

شارم اب تھک چکا تھا۔ اُس نے سب کچھ صادق کو بتانے کا فیصلہ کر لیا۔۔۔

یار صادق! میں قادیانیوں کے چنگل میں پھنس گیا ہوں، کیسے نکلوں، سمجھ نہیں آتا۔۔۔

شارم نے کہا تو صادق ایسے اُچھلا جیسے اسے ہزار واٹ کا جھٹکا لگا ہو۔۔۔ تو۔۔ تو ان میں کیسے پھنس گیا؟ صادق نے حیرانی کے ساتھ پوچھا۔

بس یار! پھنس گیا۔۔۔ شارم نے بے بسی سے کہا۔

تو تو چھوڑ دے انہیں بس۔۔۔ صادق نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

کیسے چھوڑ دوں یہ سب؟ سب چلا جائے گا، کچھ بھی نہیں بچے گا۔۔۔ شارم نے اپنی گاڑی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

جانے دے یار! ایمان سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ ۞-فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ۔
(بقرہ:١٦)
یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے۔
شارم! تم نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی ہے۔۔۔ یہ دولت اس کی کوئی اوقات نہیں، تو کیوں اپنی آخرت خراب کر رہا ہے؟ یہ زندگی تو ویسے بھی عارضی ہے۔
ہاں صادق! تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔ میں یہ کام کیسے کر سکتا ہوں؟ میں بہک گیا تھا۔ مجھے تو اپنے آقا ﷺ سے وفا کرنی تھی۔ میں تو امتِ مسلمہ کے پیٹھ میں خنجر گھونپتا رہا۔۔۔ اب نہیں! بس اب نہیں۔۔۔ شارم نے فیصلہ کر لیا۔
اللہ تعالیٰ تمہیں اس فیصلے پر استقامت دے۔۔ صادق نے دل سے دعا دیتے ہوئے کہا۔
پھر اسی وقت شارم نے اپنی موبائل سم توڑ دی۔ دوسرے دن ہی اپنا گھر بھی تبدیل کر لیا۔ فیس بک اکاؤنٹ ڈیلیٹ کر دیئے۔

قادیانیت نئے مشن پر

ڈیفنس کے علاقے میں سیٹھ عبد الخالق کے گھر پر تیمور نے شہر بھر کے تمام امیر قادیانیوں کو جمع کیا۔
یہ تیمور صاحب! آپ سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ سیٹھ عبد الخالق نے تمام امیر قادیانیوں سے کہا۔
جی بہت شکریہ عبد الخالق صاحب! میں نے بس آپ سے مختصر گفتگو ہی کرنا ہے جیسا کہ آپ سب ہی جانتے ہیں کہ احمدیت (قادیانیت) کے حوالے سے ہمیں کام کرنا

بہت مشکل ہو چکا ہے۔۔۔لوگ ہم سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں ہمارا نام ایک گالی بن چکا ہے۔

ہمیں اپنی تبلیغ تیز کرنی ہو گی لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہم یہ نہیں کر سکتے یونیورسٹیز، کالجز میں ہمارے جو لوگ موجود ہیں ان کے لیے وہاں رہنا ہی مشکل ہو چکا ہے چہ جائیکہ ہم وہاں کام کریں اور ہمارے بہت سارے لوگ وہاں کام کر رہے ہیں لیکن چھپ کر۔۔۔

ہمیں بہت سارے لوگوں کو قادیانی یعنی احمدی بنانا ہے ۔۔۔ تیمور نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔

لیکن اس کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں ؟ایک امیر آدمی نے پوچھا۔

دیکھیے اس سے پہلے ہم نے ایک کام یہ کیا کہ ذہین نوجوانوں کو گرین کارڈ اور بیرونِ ملک کی شہریت کا لالچ دیا۔۔۔وہ ذہین تھے انہوں نے اپنی جگہ وہاں خود ہی بنالی بلکہ ان کی ذہانت ہمارے مذہب قادیانیت کے بھی خوب کام آئی۔

ایک بہت بڑی کھیپ نوجوانوں کی قادیانی مذہب میں داخل ہو چکی ہے مگر گذشتہ چار سالوں میں یہ جو نعرہ لگا " تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد زندہ باد" اس نعرے نے ہمیں شدید نقصان پہنچایا۔

ہاں یہ تو ہے ان مولویوں نے ہمارے مشن کو سخت نقصان پہنچایا ہے لیکن کچھ تو کرنا ہی ہو گا۔۔۔ایک اور بگڑے ہوئے امیر زادے نے کہا۔

اب ہم از سرِ نو ایک کام کرنے جا رہے ہیں۔۔۔ تیمور نے کہا۔

وہ کیا؟ یہ ہی کہ ہم تبلیغ کریں ؟ایک صاحب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تبلیغ کیسے کریں ؟ مرزا جی کی کتابوں میں ایسی ایسی باتیں لکھی ہیں ان کا دفاع کیا ہی نہیں جا سکتا اور سچ یہ ہے کہ قادیانیت کی تبلیغ سے کتنے لوگ قادیانی ہو گئے اوسط ذہن

بھی قادیانیت کو رد کر دیتا ہے یہ جو قادیانیت نظر آرہی ہے اس کا سبب لالچ ہی ہے وہی باتیں ہیں جو تیمور نے بتائی ہیں یعنی ذہین نوجوانوں کو باہر بھیج دو ایسے نوجوانوں کو جاب بھی آسانی سے مل جائے گی اور وہ ہمارے بھی کام آتے ہیں دنیا کے کامیاب لوگوں کو جب لوگ ہمارے پاس دیکھتے ہیں تو دنیا دار چاہتے ہیں وہ اپنے بچوں کو ہمارے پاس بھیجیں۔۔۔ سیٹھ عبد الخالق نے صاف صاف کہا۔

میں یہی بات کرنے جارہاہوں اس مشن پر تو ہمارے لوگ کام کر رہے ہیں استادوں کی صفوں میں ہمارے لوگ موجود ہیں جو اپنے شکار کے ماہر ہیں جیسے ہی کوئی ذہین اسٹوڈنٹ نظر آتا ہے وہ اس پر کام شروع کر دیتے ہیں۔ تیمور نے کہا۔

اچھا! ہاں آپ کچھ کہہ رہے تھے کہ اب ہم از سر نو ایک نیا کام کرنے جارہے ہیں وہ نیا کام کیا ہے؟ سیٹھ عبد الخالق نے کہا۔

جی ہاں! میں وہی آپ کو بتانا چاہ رہاہوں آپ کے ہر گھر میں نوکروں کی فوج ہوتی ہے یہ بہت غریب لوگ ہوتے ہیں۔۔۔ ان کو تھوڑی سی رقم مل جائے یا تھوڑی سی عزت مل جائے تو یہ آپ کو اپنا سمجھنے لگتے ہیں۔

لیکن تم سمجھتے ہو وہ قادیانیت۔۔ میرا کہنے کا مقصد ہے احمدیت قبول کرلیں گے؟ سیٹھ عبد الخالق نے پوچھا۔

مجھے یقین ہے کیوں کہ ان لوگوں میں کوئی دین کی سوجھ بوجھ نہیں ہوتی ان کی اکثریت بس پیٹ پالنے کو ترجیح دیتی ہے اور باقی ویلفئیر کی جتنی جماعتیں ہیں ان کو راشن تو دے دیتی ہیں پر ان پر تبلیغ کم ہی کرتی ہیں۔۔۔ تیمور نے کہا۔

ہاں یہ بات تو تم نے ٹھیک کہی۔۔۔ سیٹھ عبد الخالق نے کہا۔

بس آپ سب سے اتنا ہی کہنا ہے کہ اپنے اپنے گھروں میں آنے والے، خانساماں، ڈرائیور، بالخصوص ماسیاں وغیرہ پر کچھ اضافی پیار محبت اور انعامات نچھاور کیجیے تو وہ

آسانی سے آپ کا قادیانی مذہب او ہو میرا مطلب ہے احمدی مذہب قبول کرلیں گے۔۔۔

یہ ہماری زبان پر جو قادیانی، قادیانی چڑھا ہوا ہے اسے ہمیں اب تبدیل کرنا ہے احمدی ہی کہنا ہے پر کیا کریں بار بار زبان سے احمدی کی بجائے قادیانی نکل جاتا ہے۔

ٹھیک ہے ہم اس پر کام شروع کردیتے ہیں۔۔۔ ایک امیر آدمی نے کہا۔

ٹھیک ہے ایک ماہ بعد ہم پھر یہیں جمع ہوں گے اور آپ سب بتائیں گے کہ کیا رہا؟ اگر کارکردگی اچھی رہی تو میرا آپ سے وعدہ ہے آپ کے بزنس کے لیے مزید فنڈ آپ کو مہیا کروانے کے لیے ہیڈکوارٹر میں بات کروں گا۔

سب نے اگلے ماہ جمع ہونے کا وعدہ کیا اور پھر سب کھانا کھا کر وہاں سے چلے گئے۔۔

شارم نظر نہیں آرہا ہے کیا بات ہے دو تین دن سے غائب ہے فون بھی اس کا سوئچڈ آف آرہا ہے۔۔۔ تیمور نے سکندر سے پوچھا۔

ہاں معلوم نہیں میں بھی فون کر رہا ہوں تو فون بند ہی آرہا ہے۔۔۔ سکندر نے بتایا۔

اب وہ کبھی فون نہیں اٹھائے گا۔۔۔ مغل نے بدستور سگریٹ پی کر دھواں اڑاتے ہوئے کہا۔

کیوں؟ تیمور نے حیرت سے پوچھا۔

وہ ہمیں چھوڑ کر جا چکا۔۔۔ مغل نے صاف صاف کہا۔

میں اسے جان سے مار دوں گا۔۔۔ تیمور نے چنگھاڑتے ہوئے کہا۔

بہتر ہے اسے اس کے حال پر چھوڑ دو ورنہ سب کے لیے مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔۔۔ سکندر نے تیمور کو ٹھنڈا کرتے ہوئے کہا۔

کیسے چھوڑ دیں؟ لاکھوں روپے لگائے ہیں۔۔۔ تیمور نے کہا۔

چھوڑ دو ابھی۔۔ مغل نے بدستور سگریٹ پیتے ہوئے کہا۔

تمہیں کہاں ملا؟ تیمور نے پوچھا

مجھے ایک سپر اسٹور پر ملا تھا مجھ سے کہہ رہا تھا کہ وہ قادیانیت کو چھوڑ کر مسلمان ہو چکا ہے میں نے اس سے کہا تجھے اندازہ ہے تو کس دولت پر لات مار رہا ہے تو مسکراتے ہوئے اس نے یہ آیت پڑھی:

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ (البقرۃ: ۲/۲۵۷)

ترجمہ: اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیریوں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا

اور مجھ سے کہا: مغل! توبہ کر لے قادیانیت کی حمایت سے باز آجا ورنہ ہمیشہ کی دوزخ تیری منتظر ہو گی۔

اس کی یہ جرات؟ تیمور نے غصے میں زور سے ٹیبل کو لات مارتے ہوئے کہا۔

ابھی نہیں تیمور! اسے اس کی قیمت چکانی پڑے گی ابھی نہیں کچھ دنوں بعد سارا حساب برابر کر دیں گے ہیڈ کوارٹر اطلاع کر دو وہاں سے وہ خود اس کا انتظام کروا دیں گے۔۔۔

ہُم مم۔۔۔ تیمور نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

قادیانیت کا پہلا شکار

سیٹھ عبد الخالق نے اپنی بیوی کو ساری بات بتائی تو سائرہ بیگم نے کہا: یہ تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔ ویسے بھی ہماری ماسی آج کل بہت پریشان ہے۔

ارے واہ! یہ ہی تو موقع ہوتا ہے ہمدردی دکھانے کا۔۔۔ تم اس پر کام کرو۔ دو ماہ بعد میری کمپنی نئی پروڈکٹ لانچ کر رہی ہے۔ اگر یہ ٹارگٹ ہم نے حاصل کر لیا تو مجھے اچھا بزنس مل جائے گا۔

دوسرے دن جب ساجدہ کام کرنے آئی تو سائرہ کے رویے پر حیران ہی رہ گئی۔

مالکن! سب خیریت تو ہے؟ آج آپ بہت خوش ہو۔۔۔ ساجدہ نے ڈرتے ڈرتے اپنی مالکن سائرہ سے پوچھا۔

ہاں ہاں بھئی! خوش رہنا چاہیے۔ اچھا سنو! یہ جاتے ہوئے کپڑے لے جانا۔ میں نے تمہارے لیے نکالے ہیں۔ سائرہ نے اپنے پرانے کپڑوں کے شاپر کی جانب اشارہ کر کے کہا۔

پر مالکن! یہ سب تو تقریباً نئے ہی ہیں۔۔۔ ساجدہ نے کپڑوں کے شاپر سے کپڑے نکال کر دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں! ویسے بھی یہ اولڈ فیشن ہو گئے ہیں۔۔۔ سائرہ نے کہا۔

یہ تو شاید آپ نے پچھلے ماہ ہی لیا تھا۔۔۔ ساجدہ نے ایک اور سوٹ دیکھتے ہوئے کہا۔

تمہیں نہیں چاہیے، تو بتا دو! میں کسی اور کو دے دوں گی۔۔۔ سائرہ نے چالاکی سے کہا

ارے نہیں نہیں۔ مالکن! میں تو ویسے ہی کہہ رہی تھی۔ ساجدہ نے جلدی جلدی کپڑے شاپر میں واپس ڈالتے ہوئے کہا۔ کہیں واقعی مالکن کسی اور کو دینے کا نہ کہہ دے۔

ساجدہ بھی بہت غریب تھی۔ شہر کے مضافات سے آتی تھی۔ شوہر گدھا گاڑی چلاتا تھا اور یہ گھروں میں کام کرتی تھی تو گاڑی چل رہی تھی۔ جوان بیٹی کی ذمے داری سر پر تھی، اس کا جہیز بھی تیار کرنا تھا۔ مسائل بہت زیادہ تھے۔

اور ہاں تم سناؤ! تمہاری بیٹی کی جاب کا کیا ہوا؟ سائرہ نے پوچھا۔

بس مالکن ! ماسٹرز تو کر لیا اس نے لیکن یہاں جاب بغیر سفارش کے کہاں ملتی ہے؟ ساجدہ نے کہا۔

کیوں نہیں ملتی بھئی جاب؟ تم ایک کام کرو، کل اسے اپنے ڈاکیومنٹس کے ساتھ عبدالخالق صاحب کی کمپنی بھیج دو۔ میں سیٹھ صاحب سے بات کر لوں گی اور تم بے فکر ہو جاؤ۔ سمجھو تمہاری بیٹی کی جاب لگ گئی۔۔۔ سائرہ نے کہا۔

بس مالکن ! اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے۔ اس دور میں آپ جیسے نیک لوگ کہاں ملتے ہیں۔ بس کچھ جمع ہو جائے تو جلد اس کے ہاتھ بھی پیلے کر دوں۔۔۔

ہاں بالکل! تم کل اسے سیٹھ صاحب کی کمپنی بھیجو، پھر اس کی شادی کا بھی کچھ کرتے ہیں۔ سائرہ نے شاطرانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ مالکن ایک نئی چال اپنے ذہن میں تیار کر چکی تھی۔

مالکن! اللہ آپ کو خوش رکھے، بہت دے۔۔۔ ساجدہ نے ہاتھ اُٹھا کر دعا دی۔

آج جب شاپر اُٹھائے ساجدہ اپنی بستی میں پہنچی تو سب ہی عورتیں حیران رہ گئیں۔

ہائے اللہ! لگتا ہے اس کی مالکن نے اس کو بہت مال دیا ہے۔۔۔ ایک پڑوسن نے اس کے ہاتھ میں شاپر دیکھتے ہوئے دوسری پڑوسن سے کہا۔

ارے ساجدہ! کہاں سے شاپنگ کر کے آ رہی ہو؟۔۔۔ ایک اور پڑوسن نے پوچھا۔

ارے! ہماری قسمت کہاں کہ ہم شاپنگ کریں۔ بس مالکن کی مہربانی ہے۔ اس نے اپنے پرانے سوٹ مجھے دے دیئے۔۔۔

ساجدہ جب بھی وہ سوٹ پہنتی تو بستی کی ساری عورتیں اسے حیرت سے دیکھتی تھیں اور اس کی قسمت پر رشک کرتی تھیں کہ اسے کتنی اچھی مالکن ملی ہے۔

روزانہ ہی مالکن گھر کا بچا ہوا اچھا کھانا بھی ساجدہ کو دے دیتی۔ کچھ تنخواہ بھی بڑھا دی۔۔۔ وقتاً فوقتاً اس کو پیسے بھی اضافی دے دیتی تھی۔

وہ کہتے ہیں نا کھائے کے گال اور نہائے کے بال چھپائے نہیں چھپتے ۔۔۔بستی کی عورتیں آپس میں کہتیں کہ کاش ہمیں بھی ایسی ہی مالکن ملی ہوتی۔

سیٹھ عبدالخالق گھر پہنچا تو سائرہ نے اسے ساری بات بتائی اور کہا: سیٹھ صاحب! میں کہتی ہوں ساجدہ کی بیٹی کو اپنی کمپنی میں ملازمت دے دیں اور ساتھ ہی اس کی اپنی قادیانی کمیونٹی میں شادی بھی کرادیں گے۔ اس طرح یہ پورا خاندان ہمارے ہاتھ میں آجائے گا۔

سیٹھ عبدالخالق نے ستائشی نگاہوں سے اپنی بیگم سائرہ کو دیکھا اور کہا: سائرہ بیگم! بہت شیطانی دماغ ہے تمہارا۔

آخر بیگم کس کی ہوں؟ سائرہ بیگم نے شوخی کے ساتھ کہا۔

اگلے دن ہی ساجدہ نے اپنی بیٹی کو سیٹھ عبدالخالق کی کمپنی میں بھیج دیا۔ سیٹھ عبدالخالق نے ایچ آر سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اس کو لازمی رکھنا۔ رسمی انٹرویو کے بعد ساجدہ کی بیٹی کو اچھی جاب مل گئی۔ اچھی سیلری بھی لگادی گئی۔

ساجدہ بہت خوش تھی، وہ بار بار سائرہ کا شکریہ ادا کرتی تھی۔

بس اب مجھے ایک آخری کام اور کرنا ہے ساجدہ! سائرہ نے مکاری سے کہا۔

وہ کیا؟ مالکن! ساجدہ نے حیرت سے پوچھا۔

تمہاری بیٹی کی شادی بس! اور تم بالکل پریشان نہ ہو، تمہاری بیٹی کے لیے لڑکا دیکھنا، اس کا جہیز سب چیزیں میری ذمے داری۔۔۔ مالکن سائرہ نے ہمدردی جتاتے ہوئے کہا۔

ساجدہ تو مکمل مالکن کی گرویدہ ہو چکی تھی۔۔۔

ساجدہ نے گھر جا کر یہ بات جب اپنی بیٹی ثمینہ کو بتائی کہ مالکن نے کہا ہے کہ تمہاری بیٹی کی شادی، جہیز، لڑکے سب کی ذمے داری میری ہے اور جلد وہ کوئی اچھا لڑکا تلاش کر کے تمہاری شادی بھی کروادیں گی۔۔۔

اماں! مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ یہ اتنی مہربان کیوں ہو رہی ہیں؟ ثمینہ نے کہا۔

ارے! تُو بلاوجہ نہ سوچا کر۔ اچھے لوگ موجود ہیں ابھی دنیا میں۔۔۔ ساجدہ نے اپنی بیٹی سے کہا۔

پر دل نہیں مان رہا، اماں!

اچھا تو چھوڑ اسے، جا میرے لیے پانی لا۔

ایک دن سائرہ نے ساجدہ سے کہا: کل گھر میں درس ہے، کچھ جلدی آجانا تو اور اچھا ہو جائے گا۔۔۔

ساجدہ جب سائرہ کے بنگلے پر پہنچی تو سائرہ نے ساجدہ کو ایک نیا سوٹ دیا اور کہا: اس کو پہن لو۔۔۔ ساجدہ نے سوٹ پہن لیا۔ سوٹ کیا تھا بس مت پوچھو۔۔۔

ساجدہ نے سائرہ سے کہا: مالکن! اس سوٹ کو پہن کر میں کام کیسے کروں گی؟

ارے کیا ہو گیا تمہیں، تم نے آج کام نہیں کرنا ہے۔ سائرہ نے اس سے مسکراتے ہوئے کہا۔

کچھ ہی دیر میں گھر میں مہمانوں نے آنا شروع کر دیا۔

درس ہوا اور تقریب کے اختتام پر ساجدہ نے درس دینے والی عورت سے کہا: آپ اسے بھی مسیح موعود کے حلقے میں شامل کر لیجیے۔۔۔

ساجدہ کو کیا پتہ، یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔

اس کے بعد سب خواتین نے ساجدہ کو بہت سارے تحائف بھی دیئے۔ ان تمام تحائف کے ساتھ جب وہ گھر پہنچی تو بیٹی نے پوچھا: اماں! آج اتنے سارے تحفے دیئے مالکن نے۔۔۔

ہاں بیٹا! مگر ایک عجیب بات ہوئی۔ ساجدہ نے بتایا۔

وہ کیا؟

ساجدہ نے ساری کہانی اپنی بیٹی کو سنادی۔ تو بیٹی نے سر پکڑ لیا۔

اماں! یہ تو قادیانی ہیں اور یہ میری شادی ایسے ہی نہیں کرا رہے بلکہ یہ کسی قادیانی سے میری شادی کرانا چاہتے ہیں۔۔۔ اور یہ انعامات بھی اسی لیے تھے کہ اماں تم قادیانی ہو جاؤ۔۔۔

ہائے اللہ! ساجدہ نے کہا۔

میں تو اسے بہت اچھی عورت سمجھ رہی تھی مگر یہ تو اس طرح قادیانیت کی تبلیغ کر رہی ہے۔۔۔ ساجدہ نے کہا۔

اب ہم کیا کریں گے؟ یہ تو بڑی مشکل ہو جائے گی۔۔۔ ساجدہ نے پھر کہا۔

تو اماں! کیا قادیانیت قبول کر لیں؟ کیا اپنے نبی ﷺ سے غداری کر لیں؟ نہیں اماں نہیں۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔ بھوکے مر جائیں گے لیکن نبی آخر الزماں ﷺ سے بے وفائی نہیں کریں گے۔

اماں دیکھو قرآن نے کیا کہا ہے:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾ (البقرۃ: ۲/۱۶)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے۔

ہم ہدایت کے بدلے گمراہی نہیں خرید سکتے۔ یہ تحفے، یہ شادی، یہ دولت ہمارے ایمان کی قیمت ہیں اماں!

میں تو پہلے ہی سمجھ گئی تھی اماں! دال میں کچھ کالا ہے، ورنہ اتنی نوازشات کون کرتا ہے بھلا؟۔۔۔

لیکن اب کیا ہوگا؟ ساجدہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

اماں! تو بھی نا! جس نے پیدا کیا ہے وہ کھلائے گا۔۔۔ پریشان کیوں ہوتی ہے۔

دوسرے دن ساجدہ کام پر گئی اور نہ ہی اس کی بیٹی۔

سائرہ نے فون کیا تو ساجدہ کی بیٹی نے کہا: ہم غریب ضرور ہیں، بے غیرت نہیں ہیں کہ چند ٹکڑوں کے لیے اپنے نبی ﷺ سے بے وفائی کر جائیں گے۔۔۔ تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا۔۔۔ یہ کہہ کر ساجدہ کی بیٹی نے ثمینہ نے فون رکھ دیا۔

بیٹی! اب آزمائش میں ثابت قدم رہنا۔۔۔ اماں نے کہا تو ثمینہ ان کے سینے سے لگ گئی،

اماں! ایمان موجود ہو تو آزمائش میں سرور ملتا ہے اور ایمان کامل نہ ہو تو آزمائش، فتنہ بن جاتی ہے۔

ان شاء اللہ ہم ثابت قدم رہیں گے۔۔۔ ثمینہ نے ایک عزم سے کہا۔

لیڈر کون؟

باباجان! سوری میں لیٹ ہوگئی۔۔۔ بس جلدی سے چلیں۔ نور العین نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

وہ تو ٹھیک ہے۔ دعا کرو کہ وقت پر پہنچ جاؤ۔۔ باباجان نے تشویش کے ساتھ کہا۔

وہ کیوں؟ باباجان!

اس وقت مغل صاحب کی عدالت سے ضمانت ہوگئی ہے تو ان کے پیروکار followers جگہ جگہ جشن منا رہے ہیں، بھنگڑے ڈال رہے، ٹریفک جام کیا ہوا ہے۔۔۔اب دیکھو راستے میں یہ احمق کہاں کہاں ملتے ہیں۔ باباجان نے کہا۔

جو ہر چورنگی پر پہنچے تو بس مغل صاحب کے پیروکار followers بھنگڑے ڈال رہے تھے، سارا ٹریفک جام تھا۔ لوگ پریشان تھے، ایمبولینس تک راستے میں پھنسی ہوئی تھی لیکن مغل قومی تحریک کے لوگ اس بات سے بے پرواہ۔ کتنے لوگ ہسپتال نہ پہنچنے کے باعث ایمبولینس میں ہی جان سے چلے جائیں گے۔۔۔

آوے ہی آوے، مغل آوے۔۔۔

نعرۂ مغل۔۔۔جیے مغل۔

مغل قومی تحریک

آوے ہی آوے

نعرے لگ رہے تھے۔ بڑی سی اسکرین چوراہے پر لگی ہوئی تھی، جس پر ان کی تنظیم کے گانے بج رہے تھے۔ لڑکے، لڑکیاں ڈانس کر رہے تھے۔۔۔

اے میرے اللہ! ہماری قوم کہاں جا رہی ہے؟۔۔۔باباجان نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔

چاروں طرف بدترین ٹریفک جام ہو چکا تھا۔۔۔ایک گھنٹے اس ٹریفک میں پھنسے رہنے کے بعد نور العین نے کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا باباجان! میرا خیال ہے اب ہمیں واپس گھر چلنا چاہیے۔ ویسے بھی ڈاکٹر کا دیا ہوا وقت ختم ہو گیا ہے۔۔۔اب ڈاکٹر سے دوسرا اپائنٹمنٹ لینا ہو گا۔

ٹھیک ہے، راستہ کھلے تو سگنل سے واپس موڑ لیتے ہیں۔۔۔باباجان نے کہا۔

بابا جان! کتنے ہی لوگ ان کی وجہ سے پریشان ہوئے ہوں گے۔۔۔نور العین نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر میں جب ٹریفک کھلا تو نور العین اور اس کے بابا واپس گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔

نور العین نے گھر پہنچ کر ٹی وی کھولا تو اسکرین پر مغل صاحب کی تقریر چل رہی تھی۔

مغل صاحب کہہ رہے تھے:

ہم مذہبی لوگوں سے کہیں گے وہ سیاست میں نہ آئیں، ان کا کیا کام سیاست میں۔۔۔بس عبادت کریں مساجد میں۔ہم انہیں بہترین مساجد بنا کر دیں گے۔

انتہائی احمق آدمی ہے یہ۔۔۔بابا جان نے کہا۔

لیکن کیوں بابا جان! مذہبی لوگوں کا کیا کام سیاست میں؟ نور العین نے کہا۔

بیٹا! سیاست سے مذہب نکل جائے تو بچتا کچھ نہیں ہے۔۔۔بابا جان نے کہا۔

کیا مطلب؟ بابا جان!

اقبال نے برسوں پہلے کہا تھا۔

جلالِ بادشاہی ہو ___ کہ جمہوری تماشا ہو

جُدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

بیٹا! اگر دین اسلام کو سیاست سے جدا کیا تو نتائج اتنے خراب ہوں گے کہ مت پوچھو۔ مسلم سیاست دانوں کو مل کر اُمت کی بھلائی کے لیے کام کرنا چاہیے۔

ایک مرتبہ پھر نور العین اور بابا جان ٹی وی کی جانب متوجہ ہوئے تو مغل صاحب کی تقریر بدستور جاری تھی۔۔۔

یہ قادیانی ہمارے بھائی ہیں۔۔۔یہ سکھ ہمارے بھائی ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔۔۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خود بھی برباد ہوں گے اور اپنے پیروکاروں followers کو بھی برباد کر دیں گے۔ بابا جان نے کہا۔

اب ان کو جو ووٹ دے، ان کے لیے جو کام کرے، کیا حال ہو گا ایسے لوگوں کا۔۔۔ اللہ تعالیٰ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

کیا مطلب؟ بابا جان! یہ تو دنیا کے معاملات ہیں، ایسے ہی چلتے ہیں۔۔۔

نہیں بیٹا! قرآن نے ہمیں بتایا ہے۔

کل قیامت کے دن یہ لیڈر جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے تھے اور لوگ ان سے ایسے محبت کرتے تھے جیسے یہ خدا ہوں۔ بر وقت، بھرپور طریقے سے لوگوں کو ایسے لیڈر کو مسترد کر دینا چاہیے۔۔۔ لیڈر کی درست بات کو درست اور غلط کو غلط کہنا چاہیے۔ اگر لیڈر کی ہر بات کو ہی وہ درست سمجھیں اور اس کے مقابلے میں اللہ و رسول ﷺ کے فرمان کو پس پشت ڈال دیں۔ ایسے لوگوں کے لیے قرآن نے بیان کیا:

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ (البقرۃ:۲/۱۶۶)

جب پیشوا (لیڈر) اپنے پیروی کرنے والوں سے بیزار ہوں گے اور عذاب دیکھیں گے اور سب رشتے ناتے کٹ جائیں گے۔

اور جب یہ لوگ دیکھیں گے کہ ان کے لیڈر نے انہیں چھوڑ دیا کل قیامت کے دن تو قرآن بتاتا ہے وہ کہیں گے۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾
(البقرۃ:۲/۱۶۷)

اور پیروکار کہیں گے اگر ہمیں ایک مرتبہ لوٹ کر جانا مل جائے تو ہم ان پیشواؤں (لیڈرز) سے ایسے ہی بیزار ہو جاتے جیسے یہ ہم سے بیزار ہوئے ہیں۔ اللہ اسی طرح انہیں ان کے اعمال ان پر حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں۔

بس بیٹا! کبھی کسی ایسے لیڈر کی پیروی نہ کرنا ورنہ قیامت کے دن برا انجام ہو گا۔

سنہری ہدایت سے ماخوذ

قادیانی مسلمان کیوں نہیں ہیں؟

انیلہ کہاں غائب ہو؟ کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تمہیں۔ لائبریری، کینٹین، آرٹس لابی اور تم یہاں ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھی ہو۔۔۔ ثمرین نے انیلہ سے کہا۔

تو کیوں ڈھونڈ مچائی ہوئی ہے تم نے؟۔۔۔ مریم نے ثمرین سے پوچھا۔

بھئی! معاملہ، ایک عجیب و غریب معاملہ پیش آگیا ہے۔۔۔ ثمرین نے کہا۔

کیا عجیب و غریب معاملہ پیش آگیا ہے؟ انیلہ نے کتاب بند کر کے اپنے بیگ میں رکھتے ہوئے کہا۔

میں آرٹس لابی میں تھی، وہاں چند اور لڑکیاں بھی تھیں اور ان سب کا موضوع تھا قادیانی کلمہ بھی وہی پڑھتے ہیں جو مسلمان پڑھتے ہیں۔۔۔ قرآن بھی یہ ہی ہے۔۔۔ نماز بھی اسی طرح ادا کرتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں۔۔۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا نام بھی لیتے ہیں۔۔۔ بیت اللہ کی بات بھی کرتے ہیں، پھر بھی مسلمان انہیں مسلمان نہیں مانتے۔۔۔

تو ان میں سے ایک لڑکی کہنے لگی: یہ سارا جھگڑا مولویوں نے کھڑا کیا ہوا ہے۔۔۔ ثمرین نے بڑی تفصیل کے ساتھ بتایا۔

انیلہ ! بات تو کچھ کچھ سمجھ آرہی تھی کہ بھئی جب ساری باتیں مسلمانوں والی ہی ہیں تو وہ مسلمان کیوں نہیں ہیں ؟ ثمرین نے سوال پوچھ کر انیلہ کی جانب دیکھنا شروع کر دیا۔

انیلہ کچھ دیر ثمرین کو دیکھتی رہی، پھر اُس نے گردن جھکا کر کچھ سوچنا شروع کر دیا۔ پھر چند لمحوں کے بعد ثمرین سے پوچھا: کیا وہ ابھی بھی وہاں بیٹھی ہوئی ہوں گی ؟

ہاں شاید! ثمرین نے کہا۔

چلو پھر چلتے ہیں۔۔۔ انیلہ نے مریم کی طرف دیکھا اور مریم سے پوچھا: کیا تم ہمارے ساتھ چلو گی ؟

ہاں ہاں کیوں نہیں ؟ مریم نے اپنا بیگ اُٹھاتے ہوئے کہا۔

آرٹس لابی پہنچنے کے بعد دیکھا کہ وہ لڑکیاں ابھی تک وہاں موجود تھیں۔ انیلہ نے اپنا تعارف کرایا اور کہا: اگر آپ برا نہ مانیں تو کیا ہم یہاں بیٹھ سکتے ہیں ؟

ان لڑکیوں نے آپس میں ایک دوسرے کو دیکھا اور انیلہ سے کہا: جی بالکل!

انیلہ اُن لڑکیوں میں سے تھی جو جلد ہی سہیلی بنا لیا کرتی تھی۔ کچھ ہی دیر میں وہ لڑکیاں انیلہ کی سہیلی بن چکی تھیں۔

انیلہ نے جیسے سمجھایا تھا کچھ ہی دیر کے بعد ثمرین نے وہ سوال پوچھ لیا جو کچھ دیر قبل وہ لڑکیاں کر رہی تھیں۔

”قادیانی کلمہ بھی وہی پڑھتے ہیں جو مسلمان پڑھتے ہیں ۔۔۔ قرآن بھی یہ ہی ہے ۔۔۔ نماز بھی اسی طرح ادا کرتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں ۔۔۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا نام بھی لیتے ہیں ۔۔۔ بیت اللہ کی بات بھی کرتے ہیں، پھر بھی مسلمان انہیں مسلمان نہیں مانتے۔“

لڑکیوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا اور کہا: ابھی کچھ دیر پہلے ہم یہ ہی باتیں تو کر رہے تھے۔ بس اللہ تعالیٰ ان مولویوں سے بچائے۔۔۔ان میں سے ایک لڑکی نے کہا۔

ویسے ایک بات کہوں ثمرین !یہ سوال آپ کا نہیں ہے ؟انیلہ نے بہت سمجھداری سے بات کا آغاز کیا۔

پھر کس کا ہے ؟جب میں نے پوچھا ہے تو سوال میرا ہی ہو گا نا!!! ثمرین نے کہا۔

یہ سوال تمہارا نہیں ہے بلکہ یہ سوال قادیانیوں کا ہے اور بہت پرانا سوال ہے۔ یہ ہی سوال انہوں نے نوجوانوں کے ذہن میں ڈالا اور یہ ہی وہ پروپیگنڈہ ہے جو پوری دنیا میں کرتے ہیں۔

آپ نے ظفر اللہ خان کا نام سنا ہے ؟ انیلہ نے آرٹس لابی میں بیٹھی لڑکیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

ان لڑکیوں میں سے ایک نے کہا: ظفر اللہ خان !!!!!!!!جو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ تھا۔

جی ہاں ! بالکل وہی، ظفر اللہ خان قادیانی تھا علی الاعلان قادیانی۔۔انیلہ نے جواب دیا
۔

اُس نے قائد اعظم کے انتقال کے بعد ان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی تھی اور جس جگہ غیر ملکی سفیر کھڑے تھے، یہ ان کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

جنازے کے بعد صحافیوں نے ظفر اللہ خان سے کہا: آپ غیر ملکی سفیروں کے ساتھ کھڑے رہے، آپ جنازے میں شریک کیوں نہیں ہوئے ؟

تو ظفر اللہ خان نے صحافیوں کو جواب دیا: مجھے ایک مسلمان حکومت کا کافر یا کافر ملک کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیں۔

یعنی یا تو قائد اعظم مسلمان نہیں ہیں یا میں مسلمان نہیں ہوں۔۔۔ یہ بات تو ظفر اللہ خان نے خود ثابت کر دی۔ دوسری بات یہ ہے کہ ذرا ان قادیانیوں سے یہ معلوم کیجیے کہ یہ قادیانیوں کے علاوہ کلمہ گو مسلمانوں کو کیا کہتے ہیں؟ یا باقی لوگوں کو کافر ہی سمجھتے ہیں۔

ایک بات کا جواب اور دیجیے: کیا مسلمان ہونے کے لیے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے؟

سہیلی: جی ہاں بالکل!

انیلہ: کیا قرآن پر ایمان لانا بھی ضروری ہے؟

سہیلی: جی ہاں بالکل!

انیلہ: لیکن یہ کافی نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایمان ہونا ضروری ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔۔۔ ان کے بعد کسی اور کو نبی نہیں مانا جائے۔

اچھا ایک سوال آپ سب سے۔ انیلہ نے اپنی نئی سہیلیوں سے کہا۔

کیا آپ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاتی ہیں؟

جی ہاں بالکل!

کیا آپ توریت پر ایمان لاتی ہیں؟

جی ہاں بالکل!

انیلہ: تو کیا کوئی یہودی آپ کو یہودی تسلیم کرنے کے لیے تیار ہو گا؟

سہیلی: نہیں ہرگز نہیں!

انیلہ: وہ کیوں؟

سہیلی: کیونکہ ہم نبی کریم ﷺ پر ایمان لاتے ہیں اور قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں، اس لیے کوئی یہودی ہمیں یہودی تسلیم نہیں کرے گا۔

انیلہ :اس یہودی سے سوال کریں کہ جو شخص موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے، توریت پر ایمان لائے تم اسے یہودی تسلیم کیوں نہیں کرتے ؟

سہیلی: وہ وجہ یہ ہی بیان کرے گا کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد تم ایک اور نبی کو مانتے ہو، ان پر ایمان لاتے ہو۔

انیلہ : اچھا! عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل پر ایمان لانے والے عیسائی یا مسیحی کہلاتے ہیں۔ کیا ہم سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور اللہ کی کتاب انجیل پر ایمان لاتے ہیں؟

سہیلی: جی بالکل!

انیلہ : کیا عیسائی پادری اس بنیاد پر ہمیں عیسائی تسلیم کریں گے ؟

سہیلی: بالکل بھی نہیں!

انیلہ: وجہ ؟

سہیلی: وجہ یہ ہی ہے کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں انجیل پر ایمان بھی رکھتے ہیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک اور پیغمبر کو بھی مانتے ہیں لہذا اس لیے عیسائی یا مسیحی کسی ایسے فرد کو جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی اور کو نبی مانے وہ عیسائی یا مسیحی نہیں ہو سکتا۔

انیلہ :یعنی توریت، انجیل، سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے کے باوجود یہودی اور عیسائی کہلانے کا حق نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان، پیغمبر اسلام محمد مصطفےٰ ﷺ پر ایمان لاتے ہیں۔

قادیانی نئے نبی اور نئی وحی کو مانتے ہیں، اس لیے وہ بھی مسلمان کہلانے کے حق دار نہیں ہیں۔

سہیلی: انیلہ ! تم نے تو یہ بات بہت اچھے طریقے سے سمجھا دی۔ ہم تو اب تک یہ ہی سمجھتے رہے کہ یہ مولویوں نے کیا ہے۔

انیلہ: مولویوں کو تو مفت میں بدنام کیا گیا ہے۔ یہ اسلام کو تو برا کہہ نہیں سکتے تھے، اپنی اس خواہش کے لیے انہوں نے مولوی کو ٹارگٹ کیا۔
میں تمہیں ایک اور بات بتاؤں جو شاید تمہارے علم میں نہ ہو۔
مور منز کا نام سنا ہے تم نے؟
سہیلی: نہیں یہ مور منز کون ہیں؟
انیلہ: مور منز امریکا میں عیسائیوں کے درمیان ایک کمیونٹی ہے۔ اس کے بانی نے کذاب مرزا کی طرح نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور نئی بائبل لکھی تھی۔ مور منز کو کوئی بھی عیسائی فرقہ، مسیحی چرچ کا حصہ تسلیم نہیں کرتا۔
اب اگر کوئی عیسائیوں سے پوچھے: بھئی! تم ایک ایسے شخص کو جو عیسائی کہلانا چاہتا تھا عیسائی تسلیم کیوں نہیں کرتے؟ اسے مسیحی چرچ کا حصہ کیوں نہیں سمجھتے؟ تو وہ کہیں کہ وہ نئے نبی اور نئی وحی کی وجہ سے ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔
بس یہ بات اب قادیانیوں کو بھی سمجھ لینی چاہیے اور ان کے سہولت کاروں کو بھی۔
جب تک کذاب مرزا غلام قادیانی کی جھوٹی نبوت اور اس کے دعویٰ وحی سے برات کا اعلان نہیں کریں گے، اُس وقت تک انہیں کوئی مسلمان، مسلمان تسلیم کر ہی نہیں سکتا۔
سہیلی: انیلہ! تم نے تو یہ بات اس قدر آسانی سے سمجھا دی۔ اچھا ہوا تم سے ملاقات ہو گئی، ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔
ثمرین: ویسے آج جو تم نے بات بتائی یہ تو میرے علم میں بھی ایک نیا اضافہ تھی۔
سہیلی: آپ کس ڈیپارٹمنٹ میں ہوتی ہیں؟
انیلہ: میں اور مریم کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ میں ہوتی ہیں اور ثمرین ایجوکیشن میں ہوتی ہیں اور آپ تینوں؟

سہیلی: میرا نام عارفہ ہے، یہ تنزیلہ ہے اور یہ سمیرا۔ اور ہم تینوں ہی شعبہ اُردو کے تیسرے سیمسٹر میں ہیں۔

انیلا! آپ سب سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ ان شاء اللہ جلد دوبارہ ملاقات ہوگی۔

نہیں بھئی نہیں! جلد ملاقات نہیں ہوگی ۔۔۔عارفہ کے اس طرح کہنے پر انیلہ، ثمرین اور مریم کے ساتھ ساتھ عارفہ کی سہیلیاں بھی عارفہ کو دیکھنے لگیں۔

کیا مطلب؟ انیلا نے سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔

مطلب یہ کہ میرے چند سوالات اور ہیں جن کے مجھے جواب چاہیے ہیں اور تم اتنا اچھا سمجھاتی ہو کہ میں بہت دن انتظار نہیں کر سکتی۔ کل ہی ہم دوبارہ ان شاء اللہ یہاں جمع ہوں گے۔ عارفہ نے مسکراتے ہوئے کہا

ان شاء اللہ۔۔۔ انیلہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ان شاء اللہ! کل یہیں پر صبح 10 بجے جمع ہوں گے۔

پاکستان میں قادیانیوں کو حقوق کیوں نہیں مل رہے؟

یونیورسٹی کے پوائنٹ میں سفر کرنا ایک مشکل ترین کام ہے۔۔۔ ثمرین نے پوائنٹ سے اُترتے ہوئے مریم سے کہا۔

لیکن مجھے تو سب سے زیادہ آرام دہ معلوم ہوتا ہے۔ مریم نے ثمرین سے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں تمہیں آرام دہ معلوم نہیں ہوگا تو پھر کسے معلوم ہوگا۔ پوائنٹ تمہارے اسٹاپ سے شروع ہوتا ہے۔ اور پوائنٹ میں چڑھتے ہی وہاں سارا پوائنٹ خالی ہی ہوتا ہے، جہاں چاہو بیٹھو، گرمیوں میں کھڑکی کے پاس، سردیوں میں کھڑکی سے دور۔۔۔ ثمرین نے اس طرح کہا کہ مریم ہنس پڑی۔

ویسے وہ اردو ڈیپارٹمنٹ کی اسٹوڈنٹ مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں۔۔۔ مریم نے اردو ڈیپارٹمنٹ کے سامنے سے گزرتے ہوئے کہا۔

ہاں! میرا بھی یہی خیال ہے کیونکہ وہ بات کو سمجھتی ہیں ورنہ بعض تو صرف اُلجھتی ہیں۔۔۔ ثمرین نے ماضی کی کچھ خواتین کو یاد کرتے ہوئے آہ بھری۔

یہ آہ ٹھنڈی تھی یا گرم؟ مریم نے ہنستے ہوئے کہا۔

بہن! آہ ٹھنڈی ہو یا گرم، آہ، آہ ہی ہوتی ہے۔۔۔ ثمرین نے کہا۔

مریم: آج پھر ان سے ملاقات کریں گے۔

ثمرین: وہ تو لازمی ہو گی۔ وہ تو کل ہی کہہ گئی تھیں کہ انہیں کچھ اور سوالات بھی پوچھنے ہیں۔

مریم: یہ تو بہت اچھی بات ہے نا!!!

ثمرین: بالکل بالکل! اچھا بھئی میرا ڈیپارٹمنٹ تو آگیا

مریم: یعنی یہاں سے میرا سفر تنہا ہو گا؟

ثمرین: نہیں! یہ درخت، یہ سڑک، یہ درو دیوار تمہارے رفیق ہوں گے، اللہ حافظ

مریم: اللہ حافظ

مریم ڈیپارٹمنٹ پہنچی تو انیلہ سے ملاقات ہو گئی۔

مریم: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انیلہ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! کیسی ہو مریم؟

مریم: الحمد للہ اور تم سناؤ

انیلہ: الحمد للہ

مریم: آج 10 بجے چلنا ہے آرٹس لابی۔

انیلہ: ان شاء اللہ! کلاس 10 بجے ختم ہو جائے گی پھر چلیں گے۔۔۔

کلاس ختم ہونے کے بعد انیلہ اور مریم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پہنچیں تو ثمرین کی کلاس ہو رہی تھی۔ اسے میسج کیا کہ آرٹس لابی میں آجانا اور پھر دونوں آرٹس لابی پہنچ گئیں ۔وہ تینوں سہلیاں عارفہ، تنزیلہ اور سمیرا وہاں موجود تھیں۔

بس ہم، تم لوگوں کا ہی انتظار کر رہے تھے۔ ابھی نہیں آتیں تو ہم نے تمہیں فون گھما دینا تھا۔

ارے بھئی نہ کوئی سلام، نہ دعا؟ تنزیلہ نے عارفہ سے کہا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ارے ملاقات کا اشتیاق اس قدر تھا کہ یاد نہیں رہا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عارفہ نے بلند آواز سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بھئی واقعی بہت اشتیاق تھا کہ تم نے ہمیں سلام میں پہل کرنے کا بھی موقع نہیں دیا۔۔۔

پھر سب ہنس پڑے۔

اچھا انیلہ! مجھے ایک سوال یہ پوچھنا تھا کہ ٹھیک ہے قادیانی مسلم نہیں ہیں، آپ کی بات بالکل درست ہے، سمجھ بھی آگئی۔ اب سوال یہ ہے کہ " قادیانی مسلم نہیں لیکن پاکستان کے شہری تو ہیں نا! ان کے شہری ہونے کے حقوق تو انہیں حاصل ہیں بطورِ پاکستانی انہیں ان کے حقوق کیوں نہیں دیئے جاتے؟

عارفہ! میرا آپ سے ایک سوال ہے آپ کتنے بہن بھائی ہیں؟ انیلہ نے عارفہ سے سوال پوچھا۔

عارفہ: دو بہنیں، ایک بھائی۔

انیلہ: اگر میں تمہارے گھر آؤں اور تمہاری امی سے کہوں کہ میں عارفہ ہوں اور تمہاری الماری سے تمہارا سب سے خوب صورت لباس نکال کر پہننا چاہوں کیا ایسا ممکن ہے؟؟؟ کیا ایسا ممکن ہے جو کھانے پینے کی اشیاء ہوں، میں ان پر اپنا حق جماؤں؟

کیا تمہاری والدہ مجھے عارفہ تسلیم کریں گی؟
عارفہ: نہیں ہر گز نہیں۔
انیلہ: بلکہ دھکے مار کر گھر سے باہر نکال دیں گی کہ یہ کون پاگل ہے جو ہمارے گھر میں عارفہ بن کر گھسی چلی آ رہی ہے۔
تنزیلہ (مسکراتے ہوئے): ہاں بالکل ایسا ہی ہے۔
انیلہ: لیکن میں کہوں آنٹی! میں کئی دنوں سے بھوکی ہوں، کچھ کھانے کو دے دیں۔ میرے پاس لباس نہیں ہے کچھ لباس دے دیں تو کیا وہ مجھے کھانا کھلا دیں گی؟ لباس دے دیں گی؟ تو آپ کہیں گی: جی بالکل دے دیں گی کیونکہ اب میرا ٹائٹل تبدیل ہو گیا ہے اب میں مسکین، ضرورت مند بن گئی ہوں۔ میرا ٹائٹل ضرورت مند کا ہے (عارفہ کا دعویٰ وٹائٹل نہیں ہے)
عارفہ: بالکل ایسا ہی ہے۔
انیلہ: بس قادیانی اپنا ٹائٹل تسلیم کرلیں کہ وہ غیر مسلم ہیں، اقلیت ہیں۔ اس ٹائٹل کے تحت جو اُن کے حقوق ہیں وہ ہم انہیں دیں گے۔۔۔ میں آپ لوگوں کو ایک اور مثال سے بات سمجھاتی ہوں۔ ہم مارکیٹ میں مختلف چیزیں خریدتے ہیں۔ مثلاً ہم چائے "ٹپال" کی خریدتے ہیں۔ اگر کوئی اور شخص ٹپال کے نام سے چائے بیچنے لگے تو کمپنی اس کے خلاف مقدمہ کر دے گی، ریاست اسے چائے نہیں بیچنے دے گی۔
عارفہ: جی بالکل! یہ تو رائیٹس ہیں اس برانڈ کے۔ اسے اپنی چائے بیچنی ہے بیچے مگر اس کا نام، اس کا ٹائیٹل استعمال نہیں کر سکتا۔
انیلہ: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن کوئی یہ اعتراض کرے کہ اب آپ بتائیے کیا دوسرے شخص کو حق حاصل نہیں کہ وہ ریاست میں کاروبار کر سکے؟

عارفہ: اسے کاروبار کرنے سے کون منع کر رہا ہے منع تو ٹائٹل استعمال کرنے سے کیا جارہا ہے۔ اگر وہ اسی کے نام سے بیچتا ہے تو وہ فراڈ کر رہا ہے، دھوکہ دے رہا ہے، نقصان پہنچا رہا ہے۔ وہ ایک نئے نام سے اپنی پروڈکٹ لے آئے۔ مارکیٹ خود دیکھ لے گی اس کا مال لینا ہے یا نہیں۔

انیلہ: بس یہ ہی ہمارا مطالبہ ہے قادیانیوں سے۔ جو بات کرنا چاہتے ہو اپنے نام سے کرو۔

سمیرا: لیکن انیلہ حقوق کا مطالبہ تو وہ کر رہے ہیں، اس کا کیا جواب دیا جائے۔ قادیانی ساری دنیا میں پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔

انیلہ: حقوق دینے سے کس نے انکار کیا، سوال یہ ہے کہ حقوق لینے اور دینے کے کچھ قاعدے اور قوانین بھی ہیں یا نہیں؟

سمیرا: بالکل قاعدے اور قوانین کے تحت ہی حقوق کا مطالبہ بھی کیا جائے گا اور اسی کے تحت حقوق بھی دیئے جائیں گے۔

انیلہ: دیکھو! میری بہنو! فرض کرو میں امریکہ غیر قانونی طور پر جاؤں اور وہاں جا کر کہوں کہ میں بھی ایک انسان ہوں، میرے بھی حقوق ہیں، مجھے میرے حقوق دو؟ تو کیا وہ میرے حقوق دیں گے؟

میں ان سے کہوں کہ مجھے بھی ووٹ کا حق حاصل ہے، میں بھی ووٹ ڈالوں گی۔ کیا مجھے ووٹ ڈالنے دیں گے؟

سمیرا: بالکل بھی نہیں بلکہ وہ آپ کو ڈی پورٹ کر دیں گے۔

انیلہ: اچھا فرض کرو وہاں کا کوئی شہری اپنے حقوق کا مطالبہ کرے لیکن وہ امریکہ کے دستور کو نہ مانے لیکن شہری حقوق مانگے کیا وہاں کی ریاست اسے کوئی حق دے گی۔

سمیرا: نہیں! وہ سب سے پہلے ایسے شخص کو بغاوت کے جرم میں اندر کر دے گی کہ تم دستور ہی کو نہیں مانتے۔

انیلہ: یقیناً ایسے شخص کو شہری ہی تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے یہ پوچھا جائے گا بھئی تمہیں کس دستور کے تحت حق دیا جائے۔

اب قادیانی پاکستان کے دستور کو مانتے نہیں ہیں اور ساری دنیا میں پاکستان کے خلاف جھگڑا بھی لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہم پاکستان کے دستور کو نہیں مانتے اور انہیں حق بھی چاہیے۔ بھئی پہلے دستور تو تسلیم کرو۔

انیلہ پھر ایک سوال اور بنتا ہے۔ میرا خیال ہے پھر اس کا کیا جواب ہو گا کہ جب کوئی شخص دستور کو تسلیم نہیں کرتا تو اس کے خلاف اب تک قانونی کارروائی کیوں نہیں کی گئی؟

یہ سوال آپ کا مجھ سے نہیں، بلکہ پاکستان کے ہر مسلمان کا اربابِ اختیار سے ہے کہ جو لوگ پاکستان کے دستور کو نہیں مانتے، وہ پاکستان کے شہری کیسے کہلا سکتے ہیں؟

صرف دستور کا ماننا ہی نہیں بلکہ قادیانی چیلنج بھی کرتے ہیں۔

دنیا بھر میں پاکستان کے دستور کے خلاف بکواس بھی کرتے ہیں۔

ان سے نبرد آزما ہونا کس کی ذمے داری ہے؟ پارلیمنٹ اور عدلیہ کی کیا ذمہ داری ہے؟ آئین کی رٹ کون قائم کرے گا؟

پاکستان میں جن لوگوں نے آئین کی رٹ کو چیلنج کیا ان سب کے خلاف کارروائی کی گئی۔ آخر اس ناسور کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی جاتی؟ یہ میرا اور آپ کا نہیں، ہر پاکستانی کا سوال ہے۔

یا تو ان سے کہا جائے کہ آئین کو تسلیم کرو یا پھر ان کے خلاف کریک ڈاؤن کرو

اب بات مکمل سمجھ میں آگئی۔ عارفہ نے کہا۔

بھئی آج تو بہت ساری باتیں ہو گئیں۔۔۔انیلہ نے کہا

ثمرین ابھی تک نہیں آئی؟مریم نے کہا

ہاں!شاید اس کی کلاس طویل ہو گئی۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ثمرین بھی پہنچ گئی۔

السلام علیکم!!!!بہت بہت معذرت!میں لیٹ ہو گئی۔۔۔۔

وعلیکم السلام! جی جی آپ واقعی لیٹ ہو گئیں اور انیلہ کی بہترین گفتگو کی سماعت کی سعادت سے محروم رہ گئیں۔۔۔۔عارفہ نے کہا۔

اچھا بھئی!اب دیجیے اجازت اور ان شاء اللہ اب تو ہماری ملاقاتیں ہوتی رہیں گی۔

سنہری نصیحت سے ماخوذ

دوست کون؟

کیا سوچا مستقبل کے حوالے سے؟عامر نے حماد سے پوچھا۔

سوچنا کیا ہے؟ بس انجینئرنگ مکمل ہو جائے تو پھر نوکری، شادی اور ۔۔اور۔۔اور۔۔۔اور۔۔

بس بس!۔۔۔عامر نے حماد کی بات کاٹ کر ہنستے ہوئے کہا۔

تو جناب کے خیال میں کیا ہونا چاہیے اس کے بعد؟ حماد نے بال عامر کی کورٹ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

ایک اچھی نوکری ۔۔۔ایک اچھی خوب صورت ، خوب سیرت ، امیر و کبیر کئی فیکٹریوں کی مالک بیوی۔۔۔عامر نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اچھا اب آنکھیں کھول لو صبح ہو گئی ہے۔۔۔حماد نے ہنستے ہوئے کہا۔

کم از کم بندہ اچھا تو سوچ ہی سکتا ہے۔۔۔عامر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

لیکن جاگتے ہوئے اتنے بڑے خواب بھی نہیں دیکھنے چاہیے۔ بلاوجہ ہی انرجی ضائع ہوتی ہے۔۔۔ حماد نے کہا۔

تو ہمیں کون سا اس انرجی سے سیور جلانے ہیں۔۔۔ عامر نے کہا۔

اچھا چھوڑو! یہ بتاؤ کیا سوچا تم نے ؟حماد نے عامر سے پوچھا۔

یار! میری خواہش ہے کہ باہر کسی ملک بالخصوص جرمنی کی اگر شہریت مل جائے تو زبردست۔ مزہ آجائے گا۔ عامر نے کہا۔

ہاں تم کہو گے جرمنی کی چانسلر سے، مجھے آپ کے ملک کی شہریت چاہیے اور وہاں سے جواب آئے گا: "عامر صاحب! ہم تو آپ کے منتظر تھے۔ اب تک ہمارا ملک آپ جیسے مایہ ناز، ہونہار انجینئر سے محروم تھا۔ آپ کی آمد کے بعد ہمارے ملک کی خوش حالی وترقی میں چار چاند لگ جائیں گے۔ آپ ہمارے ملک تشریف نہ لاتے تو نہ جانے ہماری عوام کیسے زندگی گزارتی۔۔۔ حماد نے لفظوں کو چباتے ہوئے مزاحیہ انداز میں کہا۔

یار! تم ایکٹنگ بہت اچھی کرلیتے ہو۔ کسی ڈرامے میں کام کرلیتے، انجینئرنگ کی ایک سیٹ ضائع کردی۔ عامر نے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔

تو بھائی! جرمنی کیسے جائیں گے؟ کیسے ملے گی شہریت ؟حماد نے عامر کی مصنوعی ناراضگی کو نظر انداز کرکے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے۔۔۔ عامر نے کہا۔

حماد: وہ کیا؟

عامر: تم فیصل کو تو جانتے ہو۔

حماد (سوچتے ہوئے): وو۔۔۔و۔۔وہ جو میٹرک میں تمہارے ساتھ تھا؟

عامر: نہیں وہ نہیں بلکہ وہ جو ماڈل کالونی میں رہتا تھا۔

ہاں ہاں وہ! سمجھ گیا میں۔ حماد نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
عامر: وہ آج کل میرے رابطے میں ہے۔
میں نے تمہیں منع بھی کیا تھا اُس سے دوستی ختم کر دو، بہت پچھتاؤ گے تم۔۔۔ حماد نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔
دیکھ حماد! اپنا ایک اصول ہے، یار کی یاری سے کام، اُس کے مذہب سے کیا لینا دینا۔ عامر نے اپنی لنگڑی لولی دلیل دی۔
دلیل اور وہ بھی اتنی ذلیل۔۔۔ حماد نے کہا۔
دیکھ یار حماد! فیصل کے جرمنی میں بڑے تعلقات ہیں۔ اس کی قادیانی کمیونٹی کی سپورٹ ہمیں مل جائے گی۔ ویسے بھی انجینئرنگ کی ڈگری لینے کے بعد اپنے ملک میں 50 ہزار سے زیادہ کی نوکری ملنے والی نہیں ہے اور فیصل تو ایک اور بات بھی کہہ رہا تھا لیکن تمہیں وہ ہضم نہیں ہو گی۔ عامر نے کہا۔
کیا کہہ رہا تھا۔۔۔ حماد کی چھٹی حس تیز ہو چکی تھی۔
وہ ک۔۔ کہ۔۔ کہہ رہ۔۔ رہا۔۔
کیا کہہ رہا تھا صاف بولو۔۔۔ حماد نے تھوڑا تیز لہجے میں پوچھا۔
وہ کہہ رہا تھا کہ اگر چاہو تو وہ اپنی قادیانی کمیونٹی میں کسی امیر کبیر لڑکی سے شادی کر ادے گا اور وہ اسے جرمنی میں well settled ہونے میں بھی مدد دیں گے۔ عامر نے جھجکتے ہوئے بتایا۔
تم نے اس کی یہ آفر ٹن بھی لی۔۔۔ حماد نے کہا۔
تو کیا قتل کر دیتا اُسے؟ میرے بھلے ہی کے لیے تو سوچ رہا تھا وہ۔۔۔ عامر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

وہ تمہارے بھلے کے لیے نہیں سوچ رہا تھا، وہ تمہارے بُرے کے لیے سوچ رہا تھا

۔حماد نے کہا۔

اس میں میرا بُرا کیا ہے؟ عامر نے کہا۔

عامر!!! حماد نے تحمل سے کہا۔

اسی بات کا مجھے ڈر تھا، اسی لیے میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ اس سے دوستی نہیں رکھو۔ جو شخص نبی کریم ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتا ہو، وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس سے تعلق رکھ کر، دوستی رکھ کر تمہیں شاید دنیاوی کچھ فائدہ تو ہو جائے لیکن تم اپنی آخرت خراب کرلوگے۔

عامر: وہ کیسے؟

حماد: کیا تم نے قرآن کی وہ آیت نہیں پڑھی؟

عامر: کونسی آیت؟

حماد: ایک منٹ میں بتاتا ہوں۔ حماد نے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔

ہاں یہ سورہ فرقان کی آیت ہے۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿٢٧﴾ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴿٢٨﴾ لَّقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۗ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا ﴿٢٩﴾ (الفرقان:۲۵/۲۷تا۲۹)

اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا، کہے گا: اے کاش کہ میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے میری بربادی! اے کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ بیشک اس نے میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے اس سے بہکا دیا اور شیطان انسان کو مصیبت کے وقت بے مدد چھوڑ دینے والا ہے۔

عامر: اس آیت کا شانِ نزول کیا ہے؟

حماد: عقبہ بن ابی معیط کا نام تو تم نے سُنا ہو گا۔

عامر: ہاں! غالباً یہ کفارِ مکہ کے مشہور لوگوں میں سے ایک تھا۔

حماد: ہاں! یہ کفارِ مکہ کے مشہور لوگوں میں سے ہی ایک ہے ۔۔۔ یہ آیت اسی سے متعلق نازل ہوئی۔

عامر: لیکن واقعہ کیا ہے؟

عقبہ بن ابی معیط جب کسی سفر سے لوٹتا تھا تو اس کی عادت تھی کہ وہ دعوتِ عام کرتا تھا، جس میں اہلِ مکہ شریک ہوتے۔

یہ کبھی کبھی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بیٹھتا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی باتیں سُنتا اور انہیں پسند بھی کرتا تھا۔

ایک دفعہ یہ سفر سے واپس آیا، تو اس نے دعوت کا اہتمام کیا اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بھی دعوت دی۔

اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تک تم اسلام قبول نہیں کرو گے، میں تمہاری دعوت قبول نہیں کروں گا۔

عقبہ بن ابی معیط نے اسی وقت کلمہ پڑھ لیا اور اپنے اسلام کا اعلان کر دیا۔

مکہ میں اسلام کا ایک اور بڑا دشمن موجود تھا ابی بن خلف۔

عقبہ بن ابی معیط کی ابی بن خلف سے بڑی دوستی تھی ۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کے دوست تھے۔

ابی بن خلف نے جب عقبہ کے ایمان لانے کا سنا، تو اس نے عقبہ سے پوچھا کیا تو واقعی اسلام قبول کر چکا ہے؟

عقبہ بن ابی معیط نے کہا: ایسا ہرگز نہیں، میں نے ایک غرض سے اسلام قبول کیا ہے۔

ابی بن خلف نے کہا: میں تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا، جب تک تو پیغمبرِ اسلام (ﷺ) کے پاس جاکر یہ، یہ گستاخیاں نہ کرے۔

عقبہ اپنے دوست کو خوش کرنے کے لیے حضور ﷺ کے پاس آیا اور وہ ساری گستاخیاں کیں جو فرمائش اس کے دوست نے کی تھی۔ یہاں تک کہ اس نے رُخِ انور پر تھوکنے کی بھی جسارت کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے اس تھوک کو آگ کا انگارہ بنا کر اس کے منہ پر دے مارا، جس کا سیاہ داغ مرتے دَم تک اُس کے گالوں پر رہا۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: جب سر زمین مکہ سے باہر تجھ سے ملاقات ہو گی تو تیرا سر تلوار سے اُڑا دوں گا۔

یہ بات تیر کی طرح جاکر اس کے دل میں بیٹھ گئی۔

کئی سال بعد جب کفارِ مکہ میدانِ بدر کی جانب اہلِ اسلام سے لڑنے کے لیے جانے لگے تو اس نے چاہا کہ بدر نہ جائے اور اس نے لوگوں سے کہا: تم جانتے ہو وہ (حضور ﷺ) جو کہتے ہیں وہ ہو کر رہتا ہے، اس لیے مجھے تو معاف رکھو۔

لوگوں نے کہا: اوّل تو ایسا ممکن ہی نہیں، ہماری طاقت کے مقابلے میں مسلمانوں کی حیثیت ہی کیا ہے؟ ایک ڈیڑھ گھنٹے میں ساری جنگ نبٹ جائے گی اور بالفرض اگر ہم جنگ ہارنے لگیں تو تمہارے پاس تیز دوڑنے والے سرخ اونٹ ہیں، اُس پر سوار ہو کر واپس مکہ آجانا۔

یہ مجبوراً کفار کے ساتھ چلا آیا۔ جب کفار کو شکست ہوئی تو یہ وہاں سے بھاگ گیا لیکن اسے مکہ کا راستہ نہیں دکھائی دیا، اسے گرفتار کر لیا گیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کا سر قلم کر دو۔

قیامت کے دن جب یہ شخص اُٹھے گا تو اس کی حسرت کا عالم یہ ہو گا جو اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ
سَبِيْلًا ۝٢٧ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝٢٨ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ
بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝٢٩ (الفرقان:۲۵/۲۷تا۲۹)

اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا، کہے گا: اے کاش کہ میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے میری بربادی! اے کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ بیشک اس نے میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے اس سے بہکا دیا اور شیطان انسان کو مصیبت کے وقت بے مدد چھوڑ دینے والا ہے۔

عامر تم فیصل سے دوستی ختم کر دو، جو ختم نبوت پر یقین نہ رکھے وہ دوستی کے لائق نہیں۔۔۔ حماد نے کہا۔

ہاں حماد! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے۔ تم صحیح کہہ رہے ہو، میری آنکھوں پر لالچ کی پٹی بندھ گئی تھی شاید۔ میں اپنی دنیا اچھی کر لیتا لیکن اپنی آخرت خراب کر لیتا۔۔۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے، آمین۔

میں اب فیصل سے ہر تعلق ختم کر دوں گا کیونکہ جس کا تعلق حضور ﷺ سے نہیں، ہمارا اُس سے کوئی تعلق نہیں۔ عامر نے ایک عزم سے کہا۔

ان شاء اللہ۔۔۔ حماد نے کہا۔

بچو! اپنے دوست ہمیشہ نیک اور اچھے لوگوں کو بناؤ، جو آپ کو نیکی کے راستے پر لے جائیں۔ ایسے دوستوں سے دور رہو جو تمہیں گناہ اور کفر کے راستے پر لے جائیں۔

ایک حدیث کا مفہوم ہے: انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا دوست بنانے سے پہلے دیکھ لیجیے کہ آپ کسے دوست بنا رہے ہیں۔

فاسق و فاجر، گمراہ اور بد عقیدہ لوگوں کو ہرگز دوست مت بنائیے۔

سنہری فہم القرآن جلد 3 سے ماخوذ

سوال یہ ہے؟

کلاس سے لیکچر دے کر باہر آیا تو دوسرے سیکشن کے تین چار اسٹوڈینٹ کلاس سے باہر میرا انتظار کر رہے تھے۔

السلام علیکم! سر!

وعلیکم السلام! کیسے ہو آپ سب؟

جی الحمد للہ سر! تینوں، چاروں نے کہا۔

سر! آپ سے ایک کام تھا۔۔

ہاں کہیے۔۔۔

سر! موجودہ حالات تو آپ کے علم میں ہیں۔۔۔

کس حوالے سے؟ کیونکہ اب تو روز ایک نیا فتنہ پھوٹتا ہے۔۔۔ میں نے کہا۔

سر! ہم قادیانیوں کے حوالے سے بات کر رہے ہیں۔ اسٹوڈینٹس نے کہا۔

ہاں کچھ معاملات تو چل رہے ہیں، کیا کرنا چاہتے ہو؟

سر! ہم چاہتے ہیں احتجاج کریں۔۔۔ دھرنے دیں۔۔۔ ریلیاں نکالیں۔

ٹھیک ہے لیکن اس سے پہلے دھرنوں، ریلیوں اور احتجاج کے نتائج کوئی خاص نہیں نکلے۔ میں نے کہا۔

پھر کیا کریں؟ اسٹوڈینٹس کا سوال درست تھا۔

میں تمہیں ایک لطیفہ سناتا ہوں، پھر تم سے ایک سوال کروں گا۔

ایک دن ملّا نصیر الدین اپنی بیوی کے ہمراہ اپنے کسی عزیز کے گھر گئے، رات کافی ہو گئی تو انہوں نے اجازت چاہی۔

عزیز نے کہا: اتنی رات کو کیسے جاؤ گے۔ رات ٹھہر جاؤ کل چلے جانا۔ عزیز کے اصرار پر وہ دونوں رات وہیں رک گئے۔

دوسرے دن گھر لوٹے تو دیکھا کہ گھر میں چوری ہو گئی ہے۔ دونوں میاں بیوی سخت رنجیدہ ہوئے، بڑا افسوس ہوا انہیں اور غصہ بھی آیا۔

ملّا نصیر الدین کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔

وہ سیدھا محلے والوں کے پاس گئے اور انہیں گھر میں ہونے والی چوری کا حال بتایا۔

سارے محلے والے ملّا نصیر الدین کے دروازے پر اکٹھا ہو گئے اور ملّا نصیر الدین کے گھر کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

ایک نے کہا: ملّا نصیر الدین! آپ دروازے پر تو تالا لگا گئے مگر کھڑکیاں کھلی چھوڑ گئے۔

ایک صاحب نے دروازے پر لگا تالا چیک کرتے ہوئے کہا یہ تالا بھی خراب ہے۔

بیوی نے سنا تو اس نے ملّا نصیر الدین سے کہا: یہ سب تمہاری غلطی ہے۔ تم نے تالا چیک کیوں نہیں کیا؟ تمہیں تمام تالے چیک کرنا چاہیے تھے۔

ملّا نصیر الدین نے جب دیکھا کہ سب انہی پر برس رہے ہیں تو انہوں نے کہا: بھائیو! میری بھی تو سُنو، میں اکیلا تو قصور وار نہیں ہوں۔

لوگوں نے کہا: پھر آپ کس کو ذمے دار ٹھہراتے ہیں؟

ملّا نصیر الدین نے کہا: چوروں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

وہ سب ہنس پڑے۔ تو میں نے کہا یہ تو محض ایک لطیفہ تھا، ویسے آپ کے قصور وار سمجھتے ہیں؟

ملّا نصیر الدین کو یا چوروں کو؟

سر! یقیناً چور تو چور ہے، وہ تو چوری ہی کرے گا لیکن ملّا نصیر الدین کو تو چاہیے کہ تھا وہ کھڑکیاں بند کرتے، دروازے کا تالا چیک کرتے۔ ہر طرح سے اطمینان کرتے۔۔۔ اس چوری میں ان کی لاپرواہی کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

بالکل درست کہا آپ نے۔ میں نے اسٹوڈینٹ کو ستائشی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا
۔

بالکل ایسے ہی قادیانیت کے حوالے سے چند لوگوں کی نیتیں درست معلوم نہیں ہوتیں۔ یہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ کرتے ہی رہتے ہیں۔ تو ہمیں چاہیے کہ وہ تمام کھڑکیاں اور دروازے صحیح سے بند کرلیں جہاں سے یہ چور گھستے ہیں۔

کیسے سر! ایک اسٹوڈینٹ نے سوال کیا۔

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے علاقے کی مسجد میں ختم نبوت کورس کرائیں۔۔۔ علماء اور اسکالرز کو بلا کر لیکچر کرائیے۔۔ پمفلٹ شائع کرائیے۔۔ اسٹیکر بنوائیں۔۔ تحریریں لکھوائیے۔۔۔ انہیں مفت تقسیم کیجیے۔۔۔ چھوٹی چھوٹی کہانیاں بہت زبردست پیغام دیتی ہیں بالخصوص اس حوالے سے بچوں اور طلبہ کے لیے خصوصی کام کیجیے۔۔۔ طلبہ اور اساتذہ کے لیے ختم نبوت ورکشاپ کا انعقاد کیجیے۔

چوروں کے لیے تر نوالہ مت بننے دیجیے اُمت کو۔ یہ آپ جیسے باشعور نوجوانوں کی ذمہ داری ہے۔

دیکھو قرآن میں اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرمارہا ہے:

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ۔

اور ان کے لیے جتنی قوت ہوسکے تیار رکھو۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس وقت اُمتِ مسلمہ اس فتنے کے خلاف ویسے ہی جہاد کرتی جیسا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف کیا۔

لیکن ہائے افسوس!

سر! اس کے ساتھ حکومت سے ہمیں کیا مطالبہ کرنا چاہیے؟ ایک طالب علم نے پوچھا
۔

آپ حکومت سے یہ مطالبہ کیجیے کہ قادیانیوں کو اسلام میں داخل کرنے کے لیے روزانہ کی بنیاد پر ٹی وی کی دو گھنٹے کی نشریات لازمی ہونی چاہیے، جس میں قادیانی فتنے کے بارے میں عوم الناس اور قادیانیوں کو بھی آگہی ملے کہ وہ کس فتنے کا شکار ہیں۔۔۔

میرے بچو!

ایمان بچاؤ اِن فتنہ پھیلانے والوں سے اور یہ ایمان کے ڈاکو ہیں جو تمہارا ایمان لوٹ لینا چاہتے ہیں۔۔۔ اپنی اور اپنی قوم کی نظریاتی اساس کو مضبوط بناؤ۔

سونے کا محل

یاد رکھنا ارتضیٰ! ہر شخص کی ایک قیمت ہوتی ہے۔ہر شخص بکتا ہے قیمت لگانا سیکھو۔۔۔باس نے مکاری سے کہا۔

لیکن باس! اسفند بہت مذہبی آدمی ہے۔۔۔ارتضیٰ نے اپنے باس سے کہا۔

ہمیں اسفند پر کام نہیں کرنا ہے۔۔۔باس نے کہا۔

کیا کہہ رہے ہیں باس! اسفند ہمارا اوبجیکٹ نہیں ہے؟؟؟ ارتضیٰ نے حیرت سے باس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں! اسفند ہمارا اوبجیکٹ نہیں ہے۔باس نے اپنا جملہ دہرایا۔

باس! پھر؟ اسفند پر اتنی نوازشات کیوں؟ اور پھر ہمارا اوبجیکٹ کون ہے؟ ارتضیٰ سے رہا نہ گیا، یکے بعد دیگر سوالات کر بیٹھا۔

باس نے ایک قہر آلود نگاہ ارتضیٰ پر ڈالی اور کہا: اسفند کا بیٹا ارمغان ہمارا اوبجیکٹ ہے، اس پر کام کرنا ہے۔

باس! لیکن ارمغان ہی کیوں؟ وہ تو ابھی بہت چھوٹا ہے، غالباً ابھی اُس نے میٹرک کے پیپر دیۓ ہیں اور چند دن پہلے ہی اس کا رزلٹ آیا ہے۔ ارتضیٰ کی حیرت ختم نہیں ہو رہی تھی، وہ باس سے سوال پر سوال کر رہا تھا۔

ارتضیٰ تمہیں معلوم ہے دنیا ذہین لوگوں کی قدر کرتی ہے۔۔۔ ان سے فائدہ اُٹھاتی ہے۔۔۔ اُن کو ان کی صلاحیتوں کا بہترین معاوضہ ادا کرتی ہے اور پھر ان صلاحیتوں سے دنیا کو اپنی مٹھی میں کر لیتی ہے۔۔۔ ارمغان بہت ذہین نوجوان ہے۔ اس کی میٹرک میں پوزیشن آئی ہے۔۔۔ میرا تجربہ کہتا ہے، یہ بچہ بہت آگے جائے گا۔

ٹھیک ہے باس! آپ کی ہدایت کے مطابق تمام کام ہو جائے گا۔ ارتضیٰ باس کے چیمبر سے باہر نکل آیا۔

اگلے ہی دن ارتضیٰ نے اسفند کو اپنے آفس میں بلالیا۔۔۔

اسفند صاحب! کیسے ہیں؟ تشریف رکھیے۔ ارتضیٰ نے خیریت پوچھنے کے بعد کرسی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

الحمدللہ! میں خیریت سے ہوں۔۔۔

آپ کو بہت بہت مبارک ہو اسفند صاحب۔۔۔ ارتضیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسفند صاحب آپ کی پروموشن کر دی گئی ہے، یہ لیجیے اپنا پروموشن لیٹر ۔۔۔ ارتضیٰ نے پروموشن لیٹر دیتے ہوئے کہا۔

سر! میری پروموشن! اسفند صاحب نے حیرت سے پوچھا۔

ہاں ہاں آپ کی پروموشن۔۔۔ ارتضیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بہت شکریہ سر! اسفند صاحب نے پروموشن لیٹر کھول کر دیکھتے ہوئے کہا۔

اور ہاں یاد آیا، وہ کیا نام ہے آپ کے بیٹے کا، جس کی پہلی پوزیشن آئی ہے میٹرک میں؟ ارتضیٰ نے نام جان بوجھ کر بھولنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

ارمغان سر! ارمغان! اسفند صاحب نے فخر سے بتایا۔

تواب کیاارادہ ہے اس کا آگے ؟

کوشش ہے کسی اچھے کالج میں داخلہ ہو جائے۔۔۔ اسفند صاحب نے کہا۔

یہ تو آپ اس باصلاحیت بچے کے ساتھ ظلم کریں گے۔۔۔ارتضیٰ نے اپنے ترکش کا پہلا تیر پھینکا۔

کیامطلب؟ میں کچھ سمجھا نہیں۔۔۔ اسفند صاحب نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

ارے! میرا مطلب ہے اتنا ذہین بچہ، اس کو آپ کالج میں داخلہ کیوں دلارہے ہیں، پڑھنے کے لیے باہر کیوں نہیں بھیج دیتے؟ ارتضیٰ نے کہا۔

اسفند صاحب کی رُکی ہوئی سانس بحال ہوئی تو قدرے اُداسی کے ساتھ کہنے لگے، میرے لیے کیسے ممکن ہے کہ بیرونِ ملک تعلیم کا خرچہ بھی اُٹھاسکوں؟

اس کے لیے آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں؟ آپ تو جانتے ہی ہیں، کمپنی اپنے ملازمین کے باصلاحیت بچوں کو اسکالرشپ پر باہر پڑھنے کے لیے بھیجتی ہے۔۔۔ آپ بے فکر ہو جائیے اور مجھے اس کے ڈاکیومنٹ لا کر دیجیے۔ میں آسٹریلیا میں اپنے ہیڈ آفس بات کرتا ہوں۔۔۔ ارتضیٰ نے کہا۔

ارتضیٰ صاحب! آپ کا بہت شکریہ! اگر ایسا ہو جائے تو ارمغان کی زندگی بن جائے گی۔۔۔ اسفند صاحب نے کہا۔

آپ بے فکر ہو جائیے اسفند صاحب! میں پوری کوشش کروں گا۔۔۔ ارمغان جیسا ذہین نوجوان صرف آپ کا بیٹا نہیں، ہماری قوم، ملک اور کمپنی کا بھی اثاثہ ہے۔ بلکہ آپ کل مجھے ارمغان کے ڈاکیومنٹس لا کر دیجیے اور ارمغان سے کہیے وہ اسکالرشپ پر آسٹریلیا جانے کی تیاری کرے۔

اسفند صاحب گھر پہنچے اور اپنی اہلیہ کو پروموشن کی خوش خبری سنائی، اور ساتھ ہی خبر دی کہ ارمغان کو ان کی کمپنی کی طرف سے اسکالر شپ دی جا رہی ہے اور اعلیٰ تعلیم کے لیے آسٹریلیا بھیجا جا رہا ہے۔۔۔

یا اللہ! تیرا شکر ہے۔ ایک ہی دن میں دو، دو خوش خبریاں۔۔۔ بیگم اسفند نے شکر ادا کر کے ہاتھ چہرے پر پھیرتے ہوئے کہا۔

ارمغان کیا تو واقعی آسٹریلیا چلا جائے گا یار! اریب نے ارمغان کا چہرہ چھوتے ہوئے کہا۔

ہاں بالکل! ابو کی کمپنی کی جانب سے مجھے اسکالر شپ ملی ہے۔ ارمغان نے خوشی سے سرشار لہجے میں کہا۔

واہ یار زبردست! ٹریٹ تو بنتی ہے نا پھر!

ہاں ہاں کیوں نہیں اور پھر دونوں ریسٹورینٹ کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

ارمغان یار! دل تو نہیں کرتا تجھے جانے دوں لیکن تیرا مستقبل میری دوستی سے زیادہ اہم ہے۔ اریب نے الوداعی ملاقات کرتے ہوئے ارمغان کو خدا حافظ کہا۔

وقت گزرتا چلا گیا، پہلے پہل تو اریب اور ارمغان کا آپس میں رابطہ رہا پھر وقت کے ساتھ ساتھ ان رابطوں میں کمی آتی چلی گئی۔ ارمغان آسٹریلیا میں دنیاوی کامیابی کے زینے طے کرتا چلا گیا۔ دنیا اسے ڈاکٹر ارمغان کے نام سے جانتی تھی۔ ڈاکٹر ارمغان کو آسٹریلیا کی شہریت مل چکی تھی۔۔۔

یہ ارتضیٰ کی ہی منصوبہ بندی تھی کہ ایک خوب صورت قادیانی لڑکی سے ارمغان کی شادی بھی کرا دی تھی۔۔۔ آج شادی کے بعد وہ اپنی بیوی کے ساتھ پاکستان آرہا تھا۔ جب وہ سڈنی ائیر پورٹ سے وطن آنے کے لیے جہاز میں بیٹھ رہا تھا تو اس کی

نگاہوں میں بارہ برس پہلے کے مناظر رقص کررہے تھے۔ ایک کے بعد ایک دل فریب منظر تھا۔ بچپن کی یادوں نے ارمغان کو گھیرا تواریب کی پرانی سی شبیہ اس کے سامنے آگئی۔۔۔ کیسے وہ دونوں ساتھ اسکول جاتے تھے۔۔۔ گراونڈ میں کرکٹ کھیلنا، سودا لینے مارکیٹ جانا تو ساتھ جانا۔ نہ جانے اب اریب کیسا ہو گا؟ اب تو کوئی رابطہ نمبر بھی محفوظ نہیں تھا۔۔۔ ارمغان اریب کو یاد کرکے مسکرادیا۔

دو چار روز کے بعد جب مہمانوں سے فرصت ملی تو ارمغان اپنے پرانے محلے میں اریب کے گھر جا پہنچا۔ اریب کے گھر کی بیل بجائی، اریب باہر آیا تو ایک لمحے کے لیے تو حیران رہ گیا پھر گلے لگ کر چیختے ہوئے کہنے لگا: ارمغان!!!!!!!

یہ بتا آنے کی اطلاع کیوں نہیں دی؟ اریب نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

یار اریب! پھر سرپرائز کیسے ہوتا۔ ارمغان نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا۔

اچھا خیر! یہ بتا، ساری باتیں دروازے پر ہی کرے گا یا گھر کے اندر بھی بلائے گا۔ ارمغان نے بے تکلفی سے کہا۔

ارے ہاں ہاں! کیوں نہیں۔۔۔ اریب نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

اور سناؤ کیسا رہا تمہارا آسٹریلیا؟ اریب نے پوچھا۔

بہت شاندار! اب میں اپنی فیملی کے ساتھ ہی وہیں شفٹ ہو جاؤں گا۔ ارمغان نے کہا۔

بس یار! جہاں رہو خوش رہو اور اپنے ایمان اور اسلام کی حفاظت کرنا۔ اریب نے کہا۔

وہاں اسلام یہاں سے زیادہ محفوظ ہے۔۔۔ ارمغان نے کہا۔

اریب نے حیرت سے ارمغان کی جانب دیکھا اور کہا: اچھا! وہ کیسے؟

یہاں تو مولوی ایک دوسرے کو کافر کہہ کر مار دیتے ہیں۔۔۔وہاں ایسا کچھ نہیں۔ مثال کے طور پر احمدیوں (قادیانیوں) کو ہی دیکھ لو۔ اس ملک میں آئینی طور پر انہیں کافر قرار دیا گیا ہے، یہ مولویوں اور بھٹو کی ملی بھگت تھی۔۔۔

اریب! تمہیں معلوم ہے؟ آج پورے یورپ میں احمدی (قادیانی) ایسی پوش سوسائٹیز میں رہ رہے ہیں جہاں پاکستان کا مولوی جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔ اس ملک میں کفر کے فتوؤں نے احمدیوں (قادیانیوں) کو یوروپ میں پناگاہیں دے دی ہیں۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ کتنی دولت ہے احمدیوں (قادیانیوں) کے پاس۔۔۔ کینڈا میں "مسجد بیت السلام" کے نام سے ایک ایسی جدید مسجد بنائی ہے کہ اس کو دیکھنے دنیا دور دور سے آتی ہے۔ گوگل پر سرچ کر لو، ساری دنیا میں احمدیوں (قادیانیوں) کی عبادت گاہ اس قدر شاندار ہیں کہ مسلمانوں کے کسی بھی فرقے کی نہیں ہیں۔۔۔ بس یہاں کا مولوی بلڈ پریشر کا مریض بن گیا۔

ارمغان! نہ جانے میر 12 برس پرانا دوست کہاں چلا گیا۔۔۔ اریب نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب؟ ارمغان نے پوچھا۔

کیا تم قادیانی ہو چکے ہو؟

تم بھی اریب! احمدیوں کو قادیانی کہتے ہو؟ ارمغان نے کہا۔

ہاں ارمغان! میں ہی نہیں بلکہ ہر مسلمان انہیں قادیانی ہی کہتا ہے۔۔۔ اور جو انہیں جانتے بوجھتے احمدی مسلم کہتا ہے، بلاشبہ وہ میرے نزدیک منافق اور اُمتِ مسلمہ کا غدار ہے۔۔۔ اریب نے کہا۔

اریب! یہ تم کب سے اس قدر جذباتی ہو گئے؟ ارمغان نے ماحول کی تلخی کو کم کرتے ہوئے کہا۔

نہیں ارمغان! میں جذباتی نہیں ہو رہا۔۔۔ میرے ایمان کی حرارت میرے لب ولہجے کو تبدیل کر دیتی ہے۔

اچھا ایک بات بتاؤ! پھر ان کی مساجد مسلمانوں سے بہتر کیوں ہیں؟ ارمغان نے کہا۔

مساجد نہیں قادیانیوں کی عبادت گاہ۔۔۔ اریب نے تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

چلو عبادت گاہ ہی سہی۔۔۔ ارمغان نے کہا۔

اریب سوچ رہا تھا کہ ارمغان کو راہ راست پر لانے کے لیے کیسے سمجھائے ابھی اسی سوچ بچار میں تھا کہ ارمغان نے کہا:

ان کی زندگیاں آسائش سے بھرپور ہیں اریب!۔۔۔ یہ یورپ سے سیٹ ہو کر آنے کے بعد پاکستان کی بڑی بڑی سوسائٹیز میں شفٹ ہو رہے ہیں۔۔۔ تم پاکستان اور پاکستان سے باہر نکل کر ان کی زندگی تو دیکھو۔۔۔ کیا نہیں ہے ان کے پاس؟ دنیا کے بہترین دماغ ان کے پاس ہیں۔۔۔ جلد ہی یہ پاکستان کے امیر ترین لوگوں میں شمار ہوں گے۔۔۔ ان کا طرزِ رہائش تم تصور بھی نہیں کر سکتے، اریب!

ارمغان کی یہ باتیں سُن کر اریب ہنس پڑا۔

تم ہنسے کیوں؟ ارمغان کو اریب کی ہنسی بہت عجیب لگی۔

ارمغان! آسٹریلیا کی چکاچوند نے تمہیں نابینا کر دیا ہے۔۔۔

دنیا کو دیکھنے کی اس منفرد عینک کے سحر سے قرآن نے ہمیں 1400 سال پہلے آزاد کرا دیا تھا۔

کیا مطلب؟ ارمغان نے کہا۔

قرآن بیان کرتا ہے۔

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا

عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿٣٤﴾ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٥﴾ (الزخرف:۴۳/۳۳تا۳۵)

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ (کافروں کی) ایک جماعت ہو جائیں گے تو ہم ضرور رحمٰن کے منکروں کے لیے ان کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں چاندی کی بنا دیتے جن پر وہ چڑھتے۔ اور ان کے گھروں کے لیے (چاندی کے) دروازے اور تخت بنا دیتے جن پر وہ تکیہ لگاتے۔ اور (یہ چیزیں ان کے لیے) سونا (بھی بنا دیتے) اور یہ جو کچھ ہے سب دنیاوی زندگی ہی کا سامان ہے اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

ارمغان! ان کے محلات سونے کے ہو جائیں۔۔۔

ان کی سیڑھیاں سونے کی ہو جائیں۔۔۔۔

ان کے گھروں کے درودیوار۔۔۔ ان کے بستر۔۔۔ ان کے تکیے سب کے سب سونے کے ہو جائیں۔

لیکن کامیابی صرف مسلمانوں کے لیے ہی ہے۔۔۔ ان کی یہ دولت، یہ طرزِ رہائش، یہ فخر وغرور کیسا ہے؟ قرآن ایک اور جگہ بیان کرتا ہے:

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿٢٠﴾ (الحدید:۵۷/۲۰)

ترجمہ: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود اور زینت اور آپس میں فخر و غرور کرنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے (دنیا کی زندگی ایسی ہے) جیسے وہ بارش جس کا اُگایا ہوا سبزہ کسانوں کو اچھا لگتا ہے، پھر وہ سبزہ سوکھ جاتا ہے تو تم

اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ پامال کیا ہوا (بے کار) ہو جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب (بھی) ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا (بھی ہے) اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔۔

سورۂ زخرف میں ہی مزید فرمایا:

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝ (المعارج:۷۰/۴۲)

تو تم انہیں چھوڑو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں یہاں تک کہ اپنے اُس دن کو پائیں جس کا اُن سے وعدہ ہے۔

اریب نے کہا تو ارمغان خاموش ہو گیا۔

دیکھو ارمغان! اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر کرم فرماتا ہے تو اُسے دنیا سے ایسے بچاتا ہے جیسا تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔

(ترمذی، کتاب الطب، باب ما جاء فی الحمیة، ۴ / ۴، الحدیث: ۲۰۴۴)

ایک اور جگہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

(مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص ۱۵۸۲، الحدیث: ۱(۲۹۵۶))

ارمغان سر جھکائے اریب کی باتیں سُن رہا تھا۔۔۔ کچھ دیر اِدھر اُدھر کی باتیں ہوئیں اور پھر وہ اریب سے اگلی ملاقات کا وعدہ کر کے واپس اپنے گھر آ گیا۔۔۔

آگے کیا ہوا؟ ارمغان قادیانی ہو چکا تھا؟ کیا ارمغان نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا؟۔۔۔ پڑھیے اگلی کہانی "مسجد جلادو" میں

مسجد جلادو

ارمغان، اریب کے پاس سے واپس گھر لوٹا تو نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔

اریب کے سامنے قادیانیت کے حق ہونے کی جو دلیل (مال و دولت کا ہونا) ارمغان نے پیش کی تھی وہ تو اریب نے لمحے بھر میں ہوا میں اُڑا دی تھی اور وہ اس کی اِس دلیل کے سامنے لمحے بھر بھی نہیں ٹھہر سکا تھا۔۔۔

ارمغان تصورات اور خیالات میں ایک نئی جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔ شیطان اسے اس وسوسے سے نکلنے نہیں دینا چاہتا تھا۔ ایک جنگ تھی جو ارمغان اور شیطان کے درمیان جاری تھی۔

پریشان ہو گئے تم! ایک شیطانی آواز ارمغان کو سُنائی دی۔

ارمغان: ہاں!!!

شیطانی آواز: لیکن کیوں؟

ارمغان: کیوں کہ قرآن نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ دولت، آسائش اور بہترین عمارتیں حق کا معیار نہیں ہوتی ہیں۔۔۔

شیطانی آواز: تو تم نے قادیانیت سے توبہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے؟

ارمغان: لیکن میرے قادیانی ہونے کا علم تو ابھی کسی کو نہیں ہے۔۔۔ میں واپس اسلام کی جانب لوٹ جاتا ہوں۔

شیطانی آواز: کیا ہو گیا ہے تمہیں ارمغان! کیا تم مسیح موعود غلام احمد قادیانی (ملعون) کو چھوڑ دو گے؟

ارمغان: لیکن میرے پاس دلیل بھی تو نہیں ہے۔

شیطانی آواز: بے وقوف ارمغان! کچھ دیر غور تو کرو۔

ارمغان: کس بات پر؟

شیطانی آواز: تم پڑھے لکھے آدمی ہو اور وہ اریب، وہ تو یہیں رہتا ہے۔ تم نے دنیا دیکھی ہے، کیا تم نے احمدی جماعت (قادیانیوں) کی بڑی بڑی عبادت گاہیں نہیں دیکھیں؟ اگر خدا ان سے ناراض ہوتا تو کیا یہ عبادت گاہیں بنا پاتے؟

ارمغان: ہاں یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔

ارمغان ایک مرتبہ پھر شیطان کے بہکاوے میں آچکا تھا۔ وہ اس وقت دنیا میں موجود قادیانیوں کی عبادت گاہوں کو دیکھ رہا تھا (اس نے ان عبادت گاہوں کا خود وزٹ کیا تھا۔ وہ اتنی بڑی بڑی اور شاندار عبادت گاہیں تھیں (انہیں دیکھ کر یہ ہی گمان ہوتا ہے کہ یہ ہی اسلام ہے)

صبح سویرے ناشتے کے بعد اسفند صاحب نے دیکھا کہ ارمغان کے چہرے پر تھکاوٹ کے آثار ہیں تو اسفند صاحب نے پوچھا: ارمغان بیٹا! کیا رات سوئے نہیں؟

نہیں بابا! رات دیر سے سویا تھا۔

ناشتے کے بعد تیار ہو کر ارمغان اریب کے پاس دوبارہ پہنچ گیا۔

کیا حال ہیں؟ اریب!

اریب: الحمدللہ آیئے ڈاکٹر ارمغان صاحب تشریف لایئے۔۔۔ اریب نے ارمغان کو ڈرائنگ روم میں بٹھاتے ہوئے کہا۔

ارمغان: اریب! میں نے کل کی تمہاری باتوں پر غور کیا تھا اور تم نے درست کہا تھا لیکن مجھے ایک سوال کا جواب تو دو۔

اریب: ہاں پوچھو۔

ارمغان: اریب میں کل سے بہت پریشان ہوں، مجھے ایک بات بتاؤ۔

اریب: پوچھو۔

ارمغان: مسجد کس کا گھر ہے؟

اریب: خدا کا گھر ہے۔

ارمغان: اریب! دنیا بھر میں احمدیوں (اریب نے گھور کر دیکھا تو ارمغان نے اٹکتے اٹکتے کہا) م م م۔۔۔ می۔۔۔ میر۔۔ میرا مطلب ہے قادیانیوں کی اتنی بڑی بڑی مساجد میرا مطلب ہے عبادت گاہیں کیوں ہوتیں؟

اریب ہنس پڑا۔۔۔اور مسکراتے ہوئے کہنے لگا: ارمغان! لگتا ہے تم نے قرآن نہیں پڑھا۔

قرآن منافقین اور کفار کی ان سازشوں کو 1400 سال پہلے بے نقاب کرچکا ہے۔

ارمغان: وہ کیسے؟

اریب: دیکھو قرآن کیا کہہ رہا ہے:

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ (التوبۃ:۹/۱۰۷)

اور (کچھ منافق) وہ (ہیں) جنہوں نے نقصان پہنچانے کے لیے اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لیے اور اس شخص کے انتظار کے لیے مسجد بنائی جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں۔

ارمغان یہ آیت سُن کا ششدر (حیرات زدہ) رہ گیا۔۔۔کیا یہ قرآن میں ہے؟ ارمغان نے حیرت سے پوچھا۔

ایک منٹ رکو! اریب اُٹھا اور سامنے شیلف میں موجود قرآن مجید اُٹھا لایا۔ یہ دیکھو! اریب نے سورۂ توبہ کی آیت 107 دکھاتے ہوئے کہا۔

اریب! مجھے اس آیت کا شانِ نزول یا کچھ پس منظر بتاؤ گے؟ ارمغان نے دل چسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

ہاں ہاں کیوں نہیں۔ اریب نے کہا۔

یہ عہد رسالت ﷺ کی بات ہے۔۔۔

کیا؟؟؟ ارمغان نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

تمہیں اتنی حیرت کیوں ہو رہی ہے؟ اریب نے پوچھا

کیا یہ واقعہ عہدِ رسالت ﷺ میں پیش آیا تھا؟ ارمغان نے حیرت سے پوچھا۔

ہاں یہ واقعہ عہدِ رسالت ﷺ ہی میں پیش آیا تھا۔ اریب نے کہا۔

نبی کریم ﷺ کی مدینے آمد سے پہلے مدینے میں ابو عامر نام کا ایک شخص رہا کرتا تھا۔ اُس نے عیسائی مذہب قبول کر لیا تھا اور دنیا کو ترک کر کے راہب بن گیا تھا۔ اس کی ترکِ دنیا کی بڑی شہرت ہوئی۔

یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اوس و خزرج تو نبی کریم ﷺ کے دیوانے ہو چکے تھے۔ جس جس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا، وہ آپ ﷺ کا دیوانہ ہو گیا۔

لوگوں کا مجمع ابو عامر کے پاس سے کم ہونے لگا تو یہ حسد کی آگ میں جلنے لگا اور کفارِ مکہ کے ساتھ مل کر انہیں انتقام کے لیے اُکسانے لگا۔

جب عرب کے سارے قبائل اور کفار ناکام ہو گئے تو اسے یقین ہو گیا کہ اب عرب میں کوئی اس قابل نہیں رہا ہے کہ وہ مسلمانوں سے ٹکر لے سکے۔

ابو عامر کے روم کے بادشاہ قیصر کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے۔ یہ شام چلا گیا اور اس نے وہاں جا کر قیصر کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا، جس کی وجہ سے تبوک کا سفر پیش آیا۔

ارمغان بہت دل چسپی کے ساتھ اریب کی بات سُن رہا تھا۔

اس نے وہاں سے منافقین کو خط لکھا کہ تم ایک مکان مسجد کے نام سے تعمیر کرو، جہاں تنہائی میں اسلام کے خلاف سازشیں ہو سکیں اور اس طرح مسلمانوں میں انتشار بھی پیدا کیا جا سکے گا۔ اور جب وہ قیصر کے ہمراہ مدینہ آئے گا تو اسی مسجد کو اپنی قیام گاہ بنائے گا۔

منافقین نے ابو عامر کے کہنے پر وہ مسجد تعمیر کی اور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کرتے ہوئے آئے اور کہنے لگے: قبا میں ایک ہی مسجد تھی، بیماروں اور بوڑھے افراد کو رات کے اندھیرے اور برسات کے موسم میں آنے میں پریشانی ہوتی تھی۔ آپ ﷺ کرم فرمائیں اور ایک مرتبہ اس میں نماز ادا فرمائیں تاکہ یہ بابرکت ہو جائے۔

پھر کیا ہوا؟ ارمغان نے بے قراری سے پوچھا۔

پھر یہ ہوا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ابھی تو تبوک کے سفر پر روانہ ہونا ہے، واپسی پر اللہ نے چاہا تو دیکھا جائے گا۔

جب اللہ کے نبی ﷺ تبوک سے واپس مدینہ تشریف لے آئے تو منافقین دوبارہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں پہنچ گئے۔ وہی بات کہنے لگے کہ ایک نماز آپ ادا کر لیجیے تاکہ مسجد بابرکت ہو جائے۔ تب ہی جبریل امین یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّ تَفْرِيْقًاۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ لَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۔ (التوبۃ:۹/ ۱۰۷)

اور (کچھ منافق) وہ (ہیں) جنھوں نے نقصان پہنچانے کے لیے اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لیے اور اس شخص کے انتظار کے لیے مسجد بنائی جو پہلے

سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں۔

قرآن نے اس مسجد کو مسجدِ ضرار کہا ہے۔۔۔ آج ان مساجد کے قیام میں یورپ کے ساتھ قادیانی پیش پیش ہیں۔۔۔۔ یہ اس دور کے ابو عامر فاسق ہیں اور ان کا ساتھ دینے والے، ان کی حمایت کرنے والے بلاشبہ پرلے درجے کے منافقین ہیں۔۔۔ ہمیں مسلمانوں کو ان منافقین سے بھی بچانا ہے۔

اور مزید فرمایا:

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۚ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۚ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۚ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

(التوبۃ: ۹/ ۱۰۸)

(اے حبیب!) آپ اس مسجد میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔ بیشک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس کی حقدار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں جو خوب پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

اس کے بعد اللہ کے نبی ﷺ کے حکم پر اس مسجد کو جلا دیا گیا۔

تو ڈاکٹر ارمغان صاحب! یہ مساجد یورپ میں اس لیے بنائی گئی ہیں تاکہ لوگوں کو دھوکہ دیا جا سکے۔۔۔ مسلمانوں کی پیٹھ میں خنجر اتارا جا سکے۔

ایک بات بتاؤ! اریب نے کہا۔

پوچھو!

کشمیر اور فلسطین میں مسلمان ذبح کر دیے جاتے ہیں، یورپ کو خیال کیوں نہیں آتا؟

قادیانی تو دنیا بھر میں بہت تھوڑے سے ہیں، یہ اتنی عالیشان عبادت گاہیں کیسے بنا لیتے ہیں؟ باقی مسلمان کیوں نہیں بنا پاتے؟
آخر یورپ کے یہودی اور عیسائی انہی پر اتنا مہربان کیوں ہیں؟
ایسے سینکڑوں سوالات ہیں ڈاکٹر ارمغان! جن کا جواب نہ یورپ دے سکتا ہے اور نہ قادیانی۔۔ اریب نے کرسی سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔
اریب! آج مجھے ایک عزیز کے ہاں دعوت میں نہ جانا ہوتا تو میں کچھ باتیں تم سے معلوم کرتا۔ یہ مرزا غلام احمد قادیانی کون ہے؟ اس کے بارے میں مسلمان کیا کہتے ہیں؟
کل اگر تم گھر پر ہو تو میں تمہارے پاس آتا ہوں۔
ہاں ہاں بالکل ضرور! گمراہی اور فتنوں سے بچانا ہر فرض سے بڑا فرض ہے۔ اور مجھے امید ہے تم قادیانی فتنے کو سمجھنے کے بعد دوسروں کو بھی اس سے بچا سکو گے۔
ٹھیک ہے پھر کل ملاقات ہوتی ہے۔

دشمن اسلام

رات بھر ارمغان بے چینی سے کروٹیں بدلتا رہا۔ گزشتہ بارہ تیرہ برس کا پل پل اس کی نگاہوں کے سامنے آرہا تھا۔۔ کس کس طرح اسے قادیانیت کے چنگل میں پھنسانے کی کوششیں کی گئیں۔
اگلے دن ارمغان اریب کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور پوچھ رہا تھا۔
اریب! کل میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے قادیانیوں کے مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں بتانا۔ ارمغان نے کہا۔
ہاں ہاں بالکل! مجھے یاد ہے اور اگر ابھی تم تذکرہ نہ بھی کرتے تو میں تمہیں اس کے بارے میں ضرور بتاتا۔

دیکھو ارمغان! اس کے لیے تمہیں کچھ تاریخ کا جاننا ضروری ہے۔ سب سے پہلے تو ایک بات جان لو کہ ہر مسلمان کا یہ ایمان ہے جیسا کہ قرآن نے بیان کیا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (الاحزاب:۳۳/۴۰)

محمدؐ تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اللہ کے نبی محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

قادیانی یہ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی نبی ہے۔

اب اس مرزا کے بارے میں بھی جان لو کہ یہ تھا کون؟

کون تھا یہ؟ ارمغان نے حیرت سے پوچھا۔ کیوں کہ اس نے تو اس کی بڑی تعریفیں سن رکھی تھیں۔

یہ بہت مکار شخص تھا لیکن کوئی قابلیت نہیں تھی، بلکہ پہلے پہل تو مختار کار کے امتحان میں بھی فیل ہو گیا تھا۔ اس کا باپ غلام مرتضیٰ کے انگریزوں کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات تھے۔ 1857ء میں جب مسلمانوں نے انگریزوں کے خلاف جہاد کیا تو اس نے مسلمانوں سے غداری کی اور انگریزوں سے وفاداری کی۔

کیا یہ محض الزام نہیں؟۔۔۔ ارمغان نے کہا۔

نہیں بلکہ یہ اعتراف ہے۔ اریب نے کہا۔

اعتراف؟ کیا مطلب! کیا یہ بات مرزا غلام احمد قادیانی نے خود لکھی ہے؟ ارمغان نے حیرت سے پوچھا۔

جی!!! مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کہا ہے۔

"والد صاحب اس ملک کے ممیز زمینداروں میں شمار کیے جاتے تھے۔ گورنری دربار میں ان کو کرسی ملتی تھی اور گورنمنٹ برطانیہ کے شکر گزار اور خیر خواہ تھے۔(ازلہ اوہام صفحہ 50)

خود مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کے خلاف جہاد کرنے پر کئی کتابیں لکھیں اور اُمت مسلمہ کا یہ غدار اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"میں نے ممانعتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔(تریاق القلوب کے صفحہ 25)

اس پر مشہور شاعر ظفر علی خان نے یہ شعر لکھا تھا:

طوقِ استعمارِ مغرب خود کیا زیبِ گلو
اور گواہ اس پر ہیں مرزا کی پچاس الماریاں

ارمغان حیرت زدہ رہ گیا۔

جس وقت برصغیر کے مسلمان انگریزوں سے جہاد کر رہے تھے اسوقت یہ غدار مسلمانوں کی پیٹھ میں خنجر گھونپ رہا تھا۔۔۔ مسلمان علماء، نوجوان قربانیاں دے رہے تھے اپنی قوم کو انگریزوں کی غلامی سے نکالنے کی جدوجہد کر رہے تھے اور یہ غلامی کا خوگر ان کے اس جہاد کو فساد کہہ رہا تھا۔

قادیانیت انگریزوں کا لگایا ہوا ہی پودا ہے۔۔۔

دیکھو! بھئی! ہر شخص اپنے لگائے ہوئے پودے کی نشونما کے لیے کوششیں کرتا ہے۔۔

اپنی اولاد کی پرورش کی کوشش کرتا ہے۔۔۔ اپنے اداروں کو کامیاب دیکھنا چاہتا ہے۔

تم نے آسٹریلیا سے لے کر امریکہ تک دیکھ لیا ہو گا کہ کس طرح قادیانیوں کو سپورٹ کیا جاتا ہے۔۔ارمغان کی نگاہ میں آسٹریلیا کے کئی مناظر گھوم گئے، جہاں گورنمنٹ کی سطح پر واقعی قادیانیوں کو ہی اہمیت دی جاتی تھی۔

مرزا کہا کرتا تھا: "جو مجھے نبی نہ مانے وہ سب کنجری کی اولادیں ہیں۔" روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547

یہ زبان تو کوئی جاہل گنوار بھی استعمال نہیں کرتا جو ملعون مرزا استعمال کرتا تھا۔

اور تمہیں ایک لطیفہ سناؤں یہ کتاب دیکھ رہے ہو۔۔۔اریب نے کتاب سامنے کرتے ہوئے کہا۔

مرزا کی ایک کتاب کے آخر میں ہر صفحے پر لکھا ہوا ہے، جو مجھے نبی نہ مانے اس پر لعنت ،لعنت، لعنت، لعنت، لعنت، لعنت، لعنت،لعنت، لعنت،لعنت،لعنت،لعنت، آخر کے کئی صفحات اس مرتد نے اسی طرح بھر دیئے۔ اس پر مجھے ایک لطیفہ یاد آجاتا ہے۔

لطیفہ ؟ارمغان نے کہا۔

ہاں!ہوا یہ کہ ایک شخص پاگل خانے کا دورہ کرنے گیا تو اس نے ایک کمرے میں دیکھا کہ ایک آدمی جو سنجیدہ نظر آرہا تھا، ایک کتاب لیے بیٹھا ہوا ہے۔

اس نے پاگل خانے کے ڈائریکٹر سے کہا: یہ آدمی تو پاگل معلوم نہیں ہوتا آپ نے اسے یہاں کیوں رکھا ہوا ہے؟

ڈائریکٹر نے کہا: آپ اس سے بات کیجیے آپ کو اندازہ ہو جائے گا۔

اس شخص نے اس پاگل سے بات چیت شروع کی۔

کیسے ہو؟

اس نے کہا: میں بالکل خیریت سے ہوں۔

دو چار سوال اور پوچھے۔اس کے بھی اس نے مناسب جواب دیئے۔

پھر اس شخص نے اس پاگل سے پوچھا: یہ کتاب کیسی ہے؟

پاگل نے کہا: یہ میری ریسرچ ہے۔

اس شخص نے پوچھا: موضوع کیا ہے ریسرچ کا؟

پاگل نے کہا: ریسرچ کا موضوع ہے گھوڑا کیسے دوڑتا ہے؟ اور میں نے چار سو صفحات پر یہ مقالہ لکھا ہے۔

اس شخص کو بڑی حیرت ہوئی کہ اتنا قابل آدمی بھلا پاگل کیسے ہو سکتا ہے۔

اس شخص نے پاگل سے کہا: یہ اپنی کتاب دکھائیے۔

پاگل نے اپنی کتاب دے دی۔

اس شخص نے جب کتاب کھولی تو پہلے پیج پر لکھا تھا کہ گھوڑا کیسے دوڑتا ہے؟

اور باقی 399 صفحات پر لکھا تھا "ٹکاٹک، ٹکاٹک"

ارمغان اور اریب دونوں ہی قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔۔۔

ارمغان نے بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھا اور کہا: میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں قادیانیت سے اور اسلام قبول کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔

اریب اور ارمغان دنوں گلے ملے۔۔۔ اللہ کریم تمہیں استقامت دے۔ اریب نے دعا دی۔

دوست تمہارا بہت شکریہ! اگر تم مجھے اس وقت گائیڈ نہ کرتے تو نہ جانے میں اس گندی کھائی میں کہاں تک پہنچ جاتا۔

بس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔ بے شک ہدایت اسی کی جانب سے ہے۔ اریب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جنت کا ویزہ

آیئے آیئے پروفیسر صاحب! کیسے مزاج ہیں آپ کے؟

الحمد للہ، اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے۔ آپ سنائیے آپ کے باہر جانے کا کیا ہوا؟ میں نے حسبِ معمول خوش اخلاقی سے کہا۔

بس اپلائی کیا ہوا ہے دیکھیے کب تک جواب آتا ہے۔۔۔ نعمان بھائی نے جواب دیا۔

اچھا اللہ تعالیٰ خیر فرمائے۔ میں نے دل سے دعا دیتے ہوئے کہا۔

لیکن تاخیر کا سبب کیا ہے؟ میں نے پوچھا۔

اصل میں اب ایک شرط اور عائد کر دی ہے کہ سوشل میڈیا اکاؤنٹ بھی دیکھتے ہیں آپ نے کوئی ایسی ویسی بات تو نہیں کی امریکہ کے خلاف یا آپ کے دہشت گردوں سے تعلق تو نہیں ہیں، آپ کہیں امریکہ کے دشمن تو نہیں ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

اچھا تو اب یہ بھی شرط لگا دی گئی ہے۔۔۔ میں نے حیرت سے پوچھا۔

ہاں بھئی ان کا ملک ہے وہ جس کو چاہیں آنے دیں اور جس کو چاہیں نہ آنے دیں اور اپنے دشمن کو کون اپنی سرحدوں میں داخل ہونے دیتا ہے۔ آپ بھی گرین کارڈ کی کوشش کریں پروفیسر صاحب! اور ہاں بچوں کو ایک نصیحت ضرور کر دیجیے سوشل میڈیا پر کوئی بھی ایسی چیز شئیر نہ کریں جس کی وجہ سے کل انہیں کسی دوسرے ملک بالخصوص امریکہ اور کینیڈا کا ویزا لینے میں مشکل ہو۔ نعمان صاحب نے کہا۔

ارے بھئی اب کہاں امریکہ کا چکر لگوا رہے ہیں نعمان صاحب! میں نے کہا۔

دیکھیے پروفیسر صاحب! اب ملک کے حالات اچھے نہیں ہیں۔۔۔ یہاں انصاف ہے؟ وہی آزادی سے پہلے والے برطانیہ کا گھسا پٹا نظامِ انصاف۔۔۔ نہ یہاں صحت کی کوئی سہولت ہے اور نہ ہی تعلیم۔۔۔ یہاں اچھی نوکری بھی نہیں ہے اللہ کی زمین بہت بڑی ہے میرا مشورہ مانیے اور چلے چلیے۔۔۔

لیکن نعمان بھائی! میں امریکہ جا کر کیا کروں گا یہاں تو اب بچوں کا بزنس ہے ماشاء اللہ گزر بسر اچھی ہو رہی ہے۔

آپ سوچیے گا۔۔۔ نعمان صاحب نے کہا۔

ارے نعمان بھائی! ہمیں تو ایک بات معلوم ہے، ہمارے بڑے کہا کرتے تھے یہاں جان کو خطرہ ہے اور وہاں ایمان کو خطرہ ہے۔۔۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں وہ یاد آیا آپ عبد اللہ احمدی کی شادی میں نہیں آئے؟

کون عبد اللہ احمدی؟ میں حیرت سے پوچھا۔

ارے گلی میں جن کا تیسرا مکان ہے۔ نعمان صاحب نے کہا۔

وہ۔۔ قادیانی فیملی جو ہے؟ میں نے پوچھا۔

ہاں ہاں۔۔۔ وہی نعمان صاحب نے کہا۔

ان کی یہاں شادی میں جانا ناجائز، گناہ اور حرام اور جو قادیانی کو مسلمان جان کر گیا اسے چاہیے وہ تجدیدِ ایمان کرے اور شادی شدہ ہے تو تجدیدِ نکاح بھی کرے گا۔ میں نے قدرے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

ارے پروفیسر صاحب! ایک تو ان مولویوں نے آپ کو جذباتی بنادیا ہے۔

نعمان بھائی! معذرت مجھے کسی مولوی نے جذباتی نہیں بنایا۔۔۔ یہ تو میرے ایمان کا معاملہ ہے۔

لیکن پروفیسر صاحب! کیا پڑوسیوں کے کوئی حقوق ہیں یا نہیں ہیں اسلام میں؟ نعمان صاحب تو بالکل جذباتی ہوگئے۔

ہائے ہائے!!! اہلِ اسلام پر یہ وقت بھی آنا تھا۔ میں نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔

نعمان صاحب پڑوسی تو بعد میں آتے ہیں آپ یہ بتائیے پڑوسیوں سے پہلے کس کے حقوق ہیں؟ میں نے پوچھا تو نعمان صاحب نے کہا: پڑوسیوں سے پہلے رشتے داروں کے حقوق ہیں۔

رشتے داروں سے پہلے کس کے حقوق ہیں؟ میں نے پوچھا۔

رشتے داروں سے پہلے بہن بھائیوں کے حقوق ہیں۔

اور بہن بھائیوں سے پہلے کس کے حقوق ہیں؟ میں نے پوچھا۔

بہن بھائیوں سے پہلے والدین کے حقوق ہیں۔ نعمان صاحب نے کہا۔

اب دیکھو قرآن کیا کہہ رہا ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۟ ﴿۲۲﴾ (المجادلہ: ۵۸/۲۲)

تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور وہ انہیں اُن باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ اللہ کی جماعت ہے، سن لو! اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔

اس آیت میں تو صاف صاف بتا دیا پڑوسی تو بہت دور جنہوں نے اللہ و رسول ﷺ کی مخالفت کی وہ بہن بھائی اور ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں ان سے دوستی نہیں کی جا سکتی۔

اور قادیانی تو اللہ و رسول ﷺ کے بدترین دشمن ہیں۔۔۔ مرتد ہیں یہ تو۔ قادیانی کافر ہیں اور ان کے ہاں جن کے ہاں آپ شادی میں گئے تھے ان سے پوچھ تو لیتے وہ آپ کو کیا سمجھتے ہیں؟

کیا مطلب پروفیسر صاحب! نعمان صاحب نے پوچھا۔

وہ آپ کو مسلمان بھی جانتے ہیں؟ میں نے کہا۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ نعمان صاحب نے کہا۔

جی! نعمان صاحب یہ امت مسلمہ کو کافر جانتے ہیں جو ان کے ملعون مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ مانے وہ کافر ہے ان کے نزدیک۔ میں نے کہا تو نعمان صاحب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

اچھا آپ ایک بات بتایئے!

جی پوچھیے۔

اس وقت آپ کی عمر کیا ہے؟

60 سال نعمان صاحب نے کہا۔

اوسط عمر کے لحاظ سے مزید کتنے سال جی لیں گے؟ میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

اوسط عمر کے تو دہانے پر پہنچ چکے ہیں اب تو بونس چل رہا ہے۔ نعمان صاحب نے حقیقت پسندی کے ساتھ جواب دیا۔

درست کہا آپ نے۔۔۔ لیکن جو بونس لائف ہے خواہ وہ دو چار ماہ ہو یا دو چار سال اسے بھی آپ چاہتے ہیں اچھے طریقے سے گزاریں؟

بالکل! نعمان صاحب نے کہا۔

نعمان صاحب ابھی کچھ دیر پہلے آپ کہہ رہے تھے امریکہ جانے میں ایک چھوٹی سی رکاوٹ ہے۔

"اصل میں اب ایک شرط اور عائد کر دی ہے کہ سوشل میڈیا اکاؤنٹ بھی دیکھتے ہیں آپ نے کوئی ایسی ویسی بات تو نہیں کی امریکہ کے خلاف یا آپ کے دہشت گردوں سے تعلق تو نہیں ہیں، آپ کہیں امریکہ کے دشمن تو نہیں ہیں۔ وغیرہ وغیرہ"

جی جی بالکل بالکل! بھئی ان کا ملک ہے وہ جس کو چاہیں آنے دیں اور جس کو چاہیں نہ آنے دیں اور اپنے دشمن کو کون اپنی سرحدوں میں داخل ہونے دیتا ہے۔ نعمان صاحب نے اپنی بات دہرائی۔

پھر نعمان صاحب! اللہ تعالیٰ کی جنت تو ہمیشہ کے لیے ہے وہ اس جنت کا مالک ہے اور کہہ چکا اس آیت پر ذرا پھر غور کیجیے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (المجادلہ:۵۸/۲۲)

تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور وہ انہیں اُن باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ اللہ کی جماعت ہے، سن لو! اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔

اس کی شرط یہ ہے کہ ان سے دوستی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ امریکہ کے ویزے کی شرط کہ اس کے دشمنوں سے نہیں ملے ہوئے ہو۔۔۔ اس کے نظریئے کے مخالف تو نہیں ہو۔۔۔

اور خدا کی بھی یہی شرط۔۔۔جنت کے ویزے کی بھی یہی شرط، تم خدا کے دشمنوں کے ساتھ تو نہیں کھڑے ہو۔۔۔قادیانی خدا کے بھی دشمن ہیں۔۔۔۔خدا کے رسول ﷺ کے بھی دشمن ہیں۔۔۔

آپ سوشل میڈیا پر احتیاط برتتے ہیں امریکہ کے ویزے کے لیے۔۔۔۔جنت کے ویزے کے لیے ہم پر سوشل احتیاط لازم ہے۔

درست کہا پروفیسر صاحب آپ نے بالکل درست کہا۔

مجھے نہیں جانا چاہیے تھا ان کی ہاں شادی میں، اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے آپ نے میری درست رہنمائی کی میں آپ کے سامنے تجدید ایمان کرتا ہوں اور کلمہ پڑھتا ہوں اور عہد کرتا ہوں آئندہ اللہ ورسول ﷺ کے دشمنوں سے ہرگز ہرگز دوستی نہیں رکھوں گا میں جنت کے ویزے کو نہیں کھو سکتا۔

پیارے بچو! نعمان صاحب نے تو کلمہ پڑھ کر تجدید ایمان کر لیا آپ کے آس پاس کہیں کوئی قادیانی ہو تو آپ نے اس سے دوستی نہیں کرنی۔۔۔اس کے ہاں نہیں جانا کیوں کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دشمن ہے ہم اس سے دوستی نہیں رکھ سکتے۔۔۔کیونکہ جنت کے ویزے کی بھی تو شرط ہے نا!!!!!!!!!!

ڈائیلاگ

ہیر ڈریسر کی شاپ پر میں انتظار میں تھا کہ کب میرا نمبر آئے اور میں حجامت بنواؤں مگر اب ہیر ڈریسر کی شاپ پر حجامت اور شیو کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ تو پورے پورے بیوٹی سیلون بن چکے ہیں چہرے کا فیشل توڈائی اور نہ جانے کیا کیا۔

ٹی وی اپنی پوری آواز کے ساتھ چل رہا تھا کہ ایک سیاست دان قادیانیوں کی حمایت میں بیان دے رہا تھا کہ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔۔۔

میں نے بلند آواز سے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میرے برابر میں ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے: مولویوں کا عجیب حال ہے۔

میں نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔

کچھ دیر کے بعد جب ان کی لگائی آگ نہ لگ سکی تو دوبارہ کہنے لگے: آپ کی کیا رائے ہے محترم! نابالغ مفکر کے بارے میں؟

میں نے ان کی بات سنی اور کہا: نابالغ مفکر اور منافقوں کے سردار عبداللہ ابن ابی میں ایک قدر مشترک common یہ ہے کہ یہ وکٹ کے دونوں طرف کھیل سکتے ہیں اور ان سے اختلاف کی سزا متشدد، بد تمیز اور بد تہذیب کا فتویٰ جدید۔۔میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن وہ مجھے زچ کرنا چاہتے تھے کہنے لگے: پڑھے لکھے لوگوں کی اس بات سے کیا اتفاق کریں گے کہ بات دلیل سے ہونی چاہیے؟

میں نے کہا: جی بالکل ہونی چاہیے لیکن ہر بات کے لیے دلیل نہیں ہوتی۔۔۔مثلاً میں ابھی کہوں کہ آپ کی قمیص میں بچھو گھس گیا ہے تو آپ مجھ سے دلیل طلب نہیں کریں گے بلکہ قمیض اتار دیں گے۔۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں میرا ایک سوال ہے اگر مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس سے دلیل طلب کی جاتی مطلب معجزہ طلب کیا جاتا؟ مگر مسلمان تو دلیل طلب کرنے والے کو بھی کافر بنا دیتے ہیں کہ جس نے مرزا سے معجزہ طلب کیا وہ بھی کافر۔

میں نے کہا: معلوم نہیں دلیل اتنی ذلیل کیوں ہو رہی ہے کہ احمقوں کی بارگاہ میں ہر بات پر دلیل ۔بھائی! بعض باتوں کے لیے دلیل دینے کی نہیں ذلیل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

وہ مجھ سے کہنے لگے: یہ آپ کے انتہاء پسندانہ خیالات نہیں ۔۔۔ان کی آواز میں ایک عجیب نفرت اور چہرے پر طنز کے نقش ونگار ابھرے (اپنے فائنل داؤ کے ساتھ) جیسے وہ مجھے ساری دنیا کے سامنے بے نقاب کر کے ہیئر ڈریسر کی شاپ پر جشن منائیں گے

میں مسکرادیا:ان کی اس کیفیت پر

میں نے ان سے پوچھا: کیاہر چیز میں ۔۔۔ہر بات میں ڈائیلاگ ہوں گے یاہوسکتے ہیں ؟

وہ کہنے لگے :جی بالکل ورنہ تو معاشرہ انارکی اور عدم برداشت کی جانب چلاجائے گا۔

اب بات آگے بڑھاتے ہیں آپ نے کلیہ طے کر دیا ۔

ایک دن آپ کے دروازے پر دستک ہو آپ باہر تشریف لائیں تو ایک اجنبی شخص موجود ہو اور آپ سے کہے !میں آپ کا ابو ہوں مجھے سلام کرو

تو آپ کیوں کہ ڈائیلاگ پر یقین رکھتے ہیں اس لیے آپ پوچھیں گے کہ محترم امی جان کا نام بتایئے ۔۔۔ناناجان کا نام بتایئے ۔۔۔۔امی کو چھوٹے ماموں زیادہ عزیز ہیں یابڑے ۔۔۔خالہ جان کے بارے میں کچھ بتایئے نا!!!!!!!!!!!!!!!!

یاجوتااتار کراس کی پٹائی کریں گے

بھائی ! یہ ڈائیلاگ ڈائیلاگ نہ کھیلیں ہر اصطلاح ہر جگہ کے لیے نہیں ہوتی جیسے پیناڈول سے ہر مرض کاعلاج نہیں ہوتا

اسی طرح ڈائیلاگ ودلائل سے ہر فکری مرض کاعلاج ممکن نہیں اتمام حجت ہو چکا جسے سمجھنا ہو دروازے آج بھی کھلے ہیں اور اگر پروپیگنڈہ مقصود ہے تو ریاست اسلامیہ یہ سمجھنے میں حق بجانب ہو گی کہ آپ اسلام کے خلاف علم بغاوت بلند کر رہے ہیں۔

العروة في الحج والعمرة

فتاویٰ حج وعمرہ

مولف

حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث جامعۃ النور رئیس دارالافتاء جامعۃ النور جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارسِ حفظ و ناظرہ (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

درسِ نظامی (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

تخصّص فی الفقہ الإسلامی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الاسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دار الإفتاء

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دار الافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلۂ اشاعت

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مُتعدد علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

کُتب لائبریری

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر و نایاب مخطوطات، عربی و اردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

روحانی پروگرام

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکینِ روح اور تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں۔

النور اکیڈمی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت دینی و دنیاوی تعلیم کے حَسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

درسِ شفاء شریف

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر و منگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔